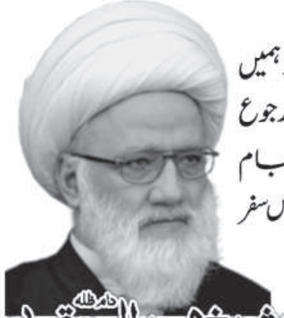

اگر ہم اپنی کامیابی کی حد کو جاننا چاہتے ہیں تو ہمیں چاہیے کہ پہلے ہم ان امتحانات کی طرف رجوع کریں جو ہم نے اس مقدس مہینہ میں سرانجام دیئے ہیں تاکہ ہمیں یہ پتہ چلے کہ نجات کے اس سفر میں ہم نے کیا پایا ہے۔

آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی دام ظلہ

# شوریٰ نیوز

صرف ممبران کیلئے

www.shouranews.com

ہمیں عراق، ایران، پاکستان یا عالمِ اسلام کے کسی بھی ملک میں اسلام کو درپیش خطرے کے مقابل بغیر کسی فرق کے غم واندوہ، جوش وجذبے کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔

آیت اللہ العظمیٰ شہید باقر الصدر رحمۃ اللہ علیہ

جلد دوئم، سلسلہ نمبر: 39 | جمعۃ المبارک 27 جون 2025ء تا جمعرات 03 جولائی 2025ء | قیمت: 30 روپے


آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ)

# فلسطینی قوم کی استقامت، قربانی اور مزاحمت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں، آیت اللہ یعقوبی

## فتح ونصرت فلسطینیوں کا مقدر بنے گی، یہ وعدۂ الٰہی ہے جس میں کوئی شک نہیں موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ امت مسلمہ بالخصوص تمام فلسطینی گروہ باہمی اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک مضبوط صف میں متحد ہو جائیں

## مزاحمت کے محاذ پر فکری اور دینی رہنمائی کا کردار ادا کرتے رہیں، کیونکہ جہاد صرف بندوق سے نہیں بلکہ فکری وروحانی استقامت سے بھی کیا جاتا ہے، فلسطین سے آئے ہوئے ایک معزز علمائی وفد سے گفتگو

نجف اشرف (فارن ڈیسک) فلسطینی قوم کی استقامت، قربانی اور مزاحمت کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں ان خیالات کا اظہار مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے فلسطین کے علمائے کرام کے وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کیا مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے فلسطین سے آئے ہوئے ایک معزز علمائی وفد کا اپنے دفتر میں پرتپاک استقبال کیا اس موقع پر مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے کہا کہ "نصر ضرور فلسطینیوں کا مقدر بنے گا، یہ وعدۂ الٰہی ہے جس میں کوئی شک نہیں۔"موجودہ حالات کا تقاضا ہے کہ امت مسلمہ بالخصوص تمام فلسطینی گروہ اختلافات کو بالائے طاق رکھ کر ایک مضبوط صف میں متحد ہو جائیں، کیونکہ دشمن کا اصل ہدف آپس میں نفاق پیدا کر کے اس اتحاد کو توڑنا ہے۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے علماء کو نصیحت کی کہ وہ مزاحمت کے محاذ پر فکری اور دینی رہنمائی کا کردار ادا کرتے رہیں، کیونکہ جہاد صرف بندوق سے نہیں بلکہ فکری وروحانی استقامت سے بھی کیا جاتا ہے۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ مقبوضہ فلسطین اور مقبوضہ القدس کی آزادی ایک دن ضرور نصیب ہوگی۔ یہ صرف ایک سیاسی یا جغرافیائی مسئلہ نہیں، بلکہ ہر ایک مسلمان کیلئے ایک دینی، انسانی اور اخلاقی فریضہ بھی ہے۔ دنیا بھر کے مسلمان، اور انصاف پسند لوگ، فلسطینی عوام کی جدوجہد، قربانیوں اور حوصلے کو سلام پیش کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں مظلوموں کی مدد کرنے کا حکم ہے: "وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ ترجمہ: "اور تمہیں کیا ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر جنگ نہیں کرتے؟" (سورہ النساء۔75) یعنی قرآن کریم کی رو سے بھی پوری امت مسلمہ کو چاہیے کہ وہ مظلوموں کا ساتھ دیں۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ اہل غزہ نے صبر کی ایسی مثالیں قائم کی ہیں جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھی جائیں گی۔ سلامتی ہو ان بہادر، باہمت، اور مظلوم لوگوں پر جو ظلم، بمباری، فاقوں، اور خندقوں کے بیچ میں بھی دشمن کے آگے سر جھکانے پر تیار نہیں۔ غزہ کا ہر بچہ ایک چراغ کی مانند ہے جو اندھیروں میں روشنی بانٹ رہا ہے، ہر ماں صبر کی علامت ہے، اور ہر نوجوان جہادِ حیات کا علم بردار نظر آتا ہے۔ آج بھی غزہ پر بم گرتے ہیں، مگر وہاں کے لوگوں کا حوصلہ نہیں ٹوٹتا۔ ان کے گھر گرائے جاتے ہیں، لیکن ان کا ایمان بلند رہتا ہے۔ انہیں بھوکا مارا جاتا ہے، پانی سے محروم کیا جاتا ہے، لیکن ان کی زبان پر آج بھی خدا کے شکر کا کلمہ جاری وساری ہے۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) نے کہا ہے کہ پوری امت کو یکجہتی اختیار کرتے ہوئے عہد کرنا چاہیے کہ وہ اس (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 02)

نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ)

# ایرانی جوہری تنصیبات کو نشانہ بنانا ناقابلِ معافی جرم ہے، شیخ ناصری

## امریکی جارحیت کا انداز کسی بھی صورت کسی بھی ملک کیلئے قابل قبول نہیں، ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنانا ایرانی عوام کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا

اسلام آباد (سٹاف رپورٹر) نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) وسربراہ شوریٰ علمائے جعفریہ پاکستان علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا ہے کہ ایرانی جوہری تنصیبات کو نشانہ بنانا ناقابل معافی جرم ہے جس کا امریکا مرتکب ہوا ہے امریکی حملہ نے خطہ کو مزید جنگ کی طرف دھکیل دیا ہے اگرچہ بظاہر امریکا، ایران اور صیہونی حکومت کے درمیان جنگ بندی کا اعلان کر چکا ہے لیکن درحقیقت سوائے ایک بیان بازی کہیں بھی امن کا قیام ہوتا ہوا نظر نہیں آ رہا۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا کہ مشرق وسطیٰ میں جبری امن کا قیام کسی بھی صورت ممکن نہیں۔ امریکا نے ایران پر جارحیت کا جو انداز اپنایا وہ کسی بھی صورت کسی بھی ملک کیلئے قابل قبول نہیں ہے ایٹمی تنصیبات کو نشانہ بنانا ایرانی عوام کو خطرے میں ڈالنے کے مترادف تھا۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا کہ ایران نے انتہائی دانشمندی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جوہری تنصیبات کو محفوظ مقامات پر منتقل کر دیا جس کے باعث وہ کسی بھی بڑے نقصان سے بچ گیا ورنہ امریکا نے اپنے طور پر ایران عوام کی جانوں کو خطرہ میں ڈالنے میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑی تھی۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا ہے کہ تمام مسلم ممالک ایران پر تنقید کرنے کی بجائے ساتھ دینے کا اعلان کریں تاکہ خطہ کی صورتحال میں بہتری آسکے کیونکہ آج صیہونی حکومت (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 03)

آیت اللہ جعفر سبحانی

## رہبر انقلاب کی شان میں گستاخی دشمن کی بے بسی کی علامت ہے

### علماء اپنے بیانات کے ذریعے اسلام کے خلاف اس قسم کی کفریہ جارحیت کی مذمت کریں

قم المقدس (فارن ڈیسک) مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمیٰ سبحانی نے اپنے پیغام میں فرمایا ہے کہ اسلامی جمہوری نظام اور رہبر انقلاب کے منصب کی کسی بھی قسم کی توہین قابل مذمت ہے اور یہ دشمن کی بے بسی اور درماندگی کی علامت ہے۔ انہوں نے اپنے پیغام میں کہا کہ ایسے نازک حالات میں، جو سب پر واضح ہیں، تمام اسلامی علماء اور دنیا بھر کے دینی رہنماؤں پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ متحدہ بیانات کے ذریعے اسلام کے خلاف اس قسم کی کفریہ جارحیت کی مذمت کریں اور ایک آواز ہو کر اس کے خاتمے کا (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 06)

آیت اللہ نوری ہمدانی

## امریکہ کی دھمکیاں ہمارے عزم میں خلل نہیں ڈال سکتیں

### انقلاب اسلامی کی قیادت کیخلاف بیانات طاقت کا نہیں بلکہ دشمن کے خوف کا اظہار ہے

قم المقدس (فارن ڈیسک) مرجع تقلید حضرت آیت اللہ العظمیٰ نوری ہمدانی نے آیت اللہ خامنہ ای (مدظلہ العالی) کی شان میں امریکی صدر ٹرمپ کی جاہلانہ اور دہشت گردانہ دھمکی پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے اپنے ایک بیان میں دینی مرجعیت اور انقلاب اسلامی کی قیادت کی حمایت کرتے ہوئے فرمایا: اس شریف وجود کے ساتھ استکبار کے سرغنوں کی دشمنی طاقت کا اظہار نہیں بلکہ اسلامی بیداری کے فروغ اور پوری دنیا میں مقاومت ومزاحمت کے مکتب کے اثر ورسوخ کے مقابلے میں ان کی بے بسی اور (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 05)

آیت اللہ مکارم شیرازی

## کوئی بھی رہبر انقلاب کو دی جانے والی دھمکی کو برداشت نہیں کرتا

### رہبر معظم نہ صرف تشیّع کی ہستی کے محافظ ہیں بلکہ امت اسلامی کے وجود کے پاسدار ہیں

قم المقدس (فارن ڈیسک) مرجع تقلید آیت اللہ مکارم شیرازی نے ایران میں صہیونیوں کے حالیہ جرائم اور رہبر انقلاب کی شان میں ٹرمپ کی گستاخی پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: انقلاب اسلامی کے رہبر معظم نہ صرف تشیّع کی ہستی کے محافظ ہیں بلکہ امت اسلامی کے وجود کے پاسدار ہیں، وہ ہمارے عقیدے کا انتہائی "حساس نقطہ" ہیں اور کوئی بھی نیک اور حریت پسند مسلمان اس دھمکی کو برداشت نہیں کر سکتا۔ آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی نے اپنے پیغام میں کہا ہے کہ قرآن کہتا ہے کہ اور ان (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 04)

صدر وفاق المدارس الشیعہ پاکستان

## ایرانی عوام مرعوب ہونیوالے نہیں، حافظ ریاض نجفی

### ایک درندہ صفت ڈونلڈ ٹرمپ کیلئے نوبل انعام کی سفارش پر حیرت ہے

لاہور (بیورو رپورٹ) وفاق المدارس الشیعہ پاکستان کے صدر حافظ سید ریاض حسین نجفی ایران پر حملے کی شدید مذمت کرتے ہوئے واضح کیا ایرانی عوام کسی سے مرعوب ہونے والے

نہیں۔ جو اللہ تعالیٰ نے اسرائیل کے بعد امریکا کے اسلامی جمہوریہ (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 07)

نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ)

## امریکہ کا ایرانی جوہری تنصیبات پر حملہ عالمی دہشتگردی ہے، علامہ ساجد نقوی

### ہم مشکل کی اس گھڑی میں ایرانی عوام کیساتھ ہیں، ایران پر امریکی حملہ دنیا کے امن وسلامتی کیلئے براہ راست خطرہ ہے

راولپنڈی (بیورو رپورٹ) نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ) شیعہ علماء کونسل پاکستان کے سربراہ علامہ سید ساجد علی نقوی نے امریکہ کا ایران کے فردو، نطنز اور اصفہان کے جوہری تنصیبات کو نشانہ بنانے پر شدید ردعمل دیتے ہوئے کہا ہے کہ امریکہ کی جانب سے حملے کے بعد مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگا، ہم اس اقدام کی شدید الفاظ میں مذمت کرتے ہیں، امریکہ کا ایران کے جوہری تنصیبات پر حملہ عالمی دہشتگردی، بزدلانہ اقدام اور بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ علامہ ساجد نقوی کا کہنا تھا کہ ہم مشکل کی اس گھڑی میں ایرانی عوام کیساتھ ہیں۔ ایران پر امریکی حملہ دنیا کے امن وسلامتی کیلئے براہ راست خطرہ ہے اور

سامراجی صہیونی گٹھ جوڑ کے نتیجہ میں ایرانی جوہری تنصیبات پر حملہ عالمی امن کو سبوتاژ کرنا ہے جس پر ٹرمپ کو دنیا میں بدامنی پیدا کرنے کا ایوارڈ دینا چاہیے۔ علامہ ساجد نقوی نے ایران پر امریکی حملے کو انتہائی شرمناک قرار دیتے ہوئے کہا کہ امریکی حملہ ایرانی خودمختاری پر حملہ ہے، جس پر تمام آزادی پسندوں کو اس سامراجی حملے کی کھل کر مذمت کرنی چاہیے، امریکی حملہ خطے کو خطرناک صورتحال کی جانب دھکیلنے کی کوشش کی ہے، جبکہ ایران نے بار بار عالمی سطح پر یہ باور کرایا کہ ایران نے جوہری ہتھیار بنانے کی کوشش نہیں کی، اس کا ایٹمی پروگرام پُرامن (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 08)

زیر اہتمام حرمِ امام حسین علیہ السلام

## کربلا، زائرین کی خدمت کے لیے مفت ہیلپ لائن

### چہلم کے کی آمد کے پیشِ نظر کی خدمت سروس کا آغاز کیا گیا

کربلا معلیٰ (فارن ڈیسک) حرم امام حسین علیہ السلام کی جانب سے چہلم کے بابرکت ایام کی آمد کے پیشِ نظر زائرینِ کرام کی خدمت کے لیے مفت ہیلپ لائن نمبر (174) کی سروس کا آغاز کر دیا ہے۔ تاکہ حرم کی جانب سے فوری طور پر ممکنہ مشکلات کا حل کیا جا سکے اور زائرین مذہبی

شعائر کی ادائیگی کو مزید آسان ومنظم انداز میں بجا لاسکیں۔ یہ ایمر جینسی (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 09)

# شیخ ناصری کا علمی شاہکار "خونِ فقاہت" منظر عام پر

## شہیدِ مظلوم فقیہ آیت اللہ العظمیٰ سید باقر الصدرؒ کی حیات پر اردو زبان میں لکھی گئی پہلی کتاب ہے

یہ کتاب جنابِ محترم علامہ شیخ ہادی حسین ناصری (نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی دام ظلہ) کا تازہ علمی شاہکار ہے، جو شہیدِ مظلوم فقیہ آیت اللہ العظمیٰ سید باقر الصدرؒ کی حیات اور فکر پر اردو زبان میں لکھی گئی پہلی جامع کتاب ہے۔ یہ کتاب سات ابواب پر مشتمل ہے اور شہیدِ آیت اللہ صدرؒ کی علمی، فکری، انقلابی اور فقہی جدوجہد کو نہایت خوبصورتی سے اجاگر کرتی ہے۔ یہ نہ صرف نوجوان نسل کے لیے ایک قیمتی فکری تحفہ ہے بلکہ پاکستان اور برصغیر کے علمی حلقوں میں شہید صدرؒ کی معرفت اور پہچان کا پہلا مضبوط قدم بھی ہے۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے اپنی اس کاوش میں شہید کی شخصیت کو فقط ایک ماضی کی یادگار کے طور پر نہیں، بلکہ ایک زندہ اور متحرک فکری سرمایہ کے طور پر پیش کیا ہے، جو آج بھی ملت کے راستوں کو روشنی اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

مرکزی نائب صدر ملی یکجہتی کونسل واسلامی تحریک پاکستان

## ایران کیخلاف صیہونی جارحیت، عارف واحدی کی قیادت میں ریلی

### یہ ناجائز تجاوز عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی اور بربریت ہے پوری دنیا سے مذمت ہو رہی ہے

اسلام آباد (نامہ نگار خصوصی) قائد ملت جعفریہ، نمائندہ ولی فقیہ حضرت علامہ سید ساجد علی نقوی دامت برکاتہ کے حکم پر جمہوری اسلامی ایران کے خلاف صیہونی بدمست ناجائز ریاست کی جارحیت کے خلاف ایران کے ساتھ مکمل (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 11)

استریٹجک تربیتی پروگرام

## کربلاء، قرآنی سمر کورس میں 60 ہزار طلباء کی شرکت

### یہ سمر کورسز صرف گرمیوں کی چھٹیوں تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک اسٹریٹجک تربیتی پروگرام ہیں

کربلا معلیٰ (فارن ڈیسک) حرم حضرت عباس علیہ السلام کے ذیلی ادارے مجمع علمی برائے قرآن کریم کے زیرِ اہتمام منعقدہ سمر کورس میں ملک کے مختلف صوبوں سے 60 ہزار سے زائد طلباء نے شرکت کی۔ اختتامی تقریب سے المجمع العلمی کے معاون صدر ڈاکٹر ابراہیم الکتیمی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ یہ سمر کورسز صرف گرمیوں کی چھٹیوں تک محدود نہیں، بلکہ یہ ایک اسٹریٹجک تربیتی پروگرام ہیں، جو نسلوں کے شعور میں قرآن کو راسخ کرنے کے لیے تشکیل دیے گئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حرم حضرت عباس علیہ السلام ان کورسز کے ذریعے ایک ایسا شعور، ضمیر اور کردار تخلیق کرنے کی (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 10)

شوریٰ نیوز
صرف ممبران کیلئے

## جنگ بندی یا نئی حکمت عملی

بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے امریکہ نے اسرائیلی لابی کے زیر اثر اتوار کی صبح ایران کی تین اہم ایٹمی تنصیبات پر جو بمباری کی، چند مغربی ممالک اور بھارت کے سوا پاکستان سمیت تقریباً ساری دنیا نے اس کی مذمت کی ہے اور اسے عالمی امن کیلئے تباہ کن قرار دیتے ہوئے تیسری عالمی جنگ کا نقطہ آغاز قرار دیا ہے۔ اس سے خود امریکی صدر ٹرمپ کی ساکھ کو بھی نقصان پہنچا ہے، جو دنیا کو جنگوں سے نجات دلانے کا وعدہ کرکے برسر اقتدار آئے اور نوبل انعام کے دعویدار ہیں۔ امریکا نے ایران کی سرزمین پر جو حملہ کیا، اس کیلئے اس کے درجنوں لڑاکا طیاروں کو، ٹنوں وزنی بموں کے ساتھ مسلسل 17 گھنٹے کا سفر طے کرنا پڑا، جس کے دوران انہیں اپنے ساتھ جانے والے طیاروں کے ذریعے ایندھن بھی بھروانا پڑا۔ ایران کا کہنا ہے کہ امریکی دعوؤں کے برخلاف اس کی تنصیبات کو معمولی نقصان پہنچا ہے کیونکہ اس نے افزودہ یورینیم وہاں سے نکال کر اس کی جگہ ریت بھر دی تھی۔ ایران نے اس حملے کا بھی بھرپور جواب دینے کا اعلان کیا ہے، جس پر صدر ٹرمپ کا کہنا ہے کہ ایران نے ایسا کیا تو اسے اس سے زیادہ بڑے المیے کا سامنا کرنا پڑے گا۔ ایران نے آبنائے ہرمز بند کرنے کی دھمکی دی ہے، جس کے ذریعے دنیا کے 40 فیصد تیل کی تجارت ہوتی ہے۔ اگرچہ امریکا نے بھی ایسا نہ ہونے دینے کی دھمکی دی تھی مگر ایران اپنے ارادے پر عمل کرنے کا اختیار رکھتا تھا اور اُس نے بھی قطر میں امریکی اڈے کو نشانہ بنایا۔ ایران نے قطر میں امریکی فوجی اڈے العدید پر میزائل داغ دیئے، ایران کے سرکاری ٹی وی نے بتایا کہ دوحا میں امریکی بیس پر 6 میزائل فائر کئے گئے، قطری دارالحکومت میں دھماکوں کی آوازیں، قطر نے اپنی فضائی حدود بند کردی، غیر ملکیوں کو گھروں میں رہنے کے احکامات جاری کردیئے گئے۔ ایرانی خبررساں ایجنسی تسنیم کے مطابق ایران نے قطر میں امریکی فوجی اڈے کیخلاف میزائل آپریشن کو ’فتح کی بشارت‘ کا نام دیا ہے۔ قطری وزارت خارجہ نے بتایا کہ بیشتر میزائل مار گرائے تھے جبکہ امریکی اڈہ پہلے خالی کروالیا گیا تھا، حملے میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا، قطری وزارتِ خارجہ کے ترجمان کا کہنا ہے کہ قطر اس جارحیت کی نوعیت اور پیمانے کے حساب سے مساوی انداز میں جواب دینے کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ حالانکہ جب ایران نے باضابطہ بتا دیا کہ اُس کے حملے قطر نہیں بلکہ امریکہ پر تھے تو معاملہ کو بہتر طریقے دیکھا جاتا۔ ایران کے حملے کے بعد ڈونلڈ ٹرمپ جو کہ ایران کو دھمکیوں پر دھمکیاں لگا رہا تھا اُس نے اسرائیل کے ساتھ ساز باز کر کے قطر کے ذریعے جنگ بندی کا اعلان کروایا جبکہ اسرائیل نے وعدہ خلافی کی اور ایران پر پھر سے حملے شروع کردیئے اور اُس کے حملے پر ایران نے جوابی حملے بھی کئے وقت گزرتا جارہا ہے اور مشرق وسطیٰ کے مسائل ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے۔

# ایران کی شاندار فتح اور مستقبل کی پلاننگ

**تصور حسین شہزاد**

امریکہ کے قطر میں قائم ”العدید اڈے“ پر بھرپور ایرانی حملے کے بعد ٹرمپ کو احساس ہوگیا کہ ایران کے یہ حملے اسی طرح ان کے اڈوں پر جاری رہے تو ”بڑے بے آبرو ہوکر تیرے کوچے سے ہم نکلے“ کے مصداق مشرق وسطیٰ میں قائم امریکہ کی مصنوعی عزت خاک میں مل جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ فوری طور پر اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو کو ہار مان لینے کا مشورہ دیدیا گیا۔ العدید اڈے پر حملے بعد صدر ٹرمپ نے ایران کا شکریہ ادا کیا اور کہا ”میں ایران کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں کہ اس نے حملے کی پیشگی اطلاع دی، جس کی بدولت کسی کی جان نہیں گئی اور کوئی زخمی نہیں ہوا۔ شاید اب ایران خطے میں امن اور ہم آہنگی کی طرف بڑھ سکے اور میں اسی قسم کی ترغیب اسرائیل کو بھی دوں گا۔ آپ سب کی اس معاملے پر توجہ کا شکریہ۔

ٹرمپ نے دنیا کو پیغام جاری کرتے ہوئے کہا ”دنیا کو مبارک ہو، اب وقت ہے امن کا“۔ ٹرمپ کے اس پیغام سے بظاہر یہی لگتا ہے، کہ امریکہ کا جوابی کارروائی کا کوئی ارادہ نہیں۔ انہوں نے اس پیغام میں اسرائیل کو بھی امن کی ترغیب دی ہے، حالانکہ اس سے پہلے وہ صرف ایران پر ہی دباؤ ڈالتے رہے اور اسرائیل کی کھل کر حمایت کرتے رہے ہیں۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اب یہ تنازعہ جلد ہی اپنے اختتام کو پہنچ سکتا ہے۔ ایکس پر جاری پیغام میں ڈونلڈ ٹرمپ کا کہنا تھا کہ ”دنیا اور مشرق وسطیٰ اصل فاتح ہیں، دونوں ممالک اپنے مستقبل میں بے پناہ محبت، امن اور خوشحالی دیکھیں گے، ان کے پاس بہت کچھ حاصل کرنے کیلئے ہے، لیکن اگر وہ سچائی کے راستے سے ہٹ گئے تو سب کچھ کھو بھی سکتے ہیں، اسرائیل اور ایران کا مستقبل بے حد روشن ہے، خدا آپ دونوں کو اپنے حفظ وامان میں رکھے“۔

حیرت ہے دنیا کا جھوٹا ترین شخص دونوں ممالک کو سچائی کے راستے پر چلنے کی تلقین کر رہا ہے۔ اسرائیل وہ ریاست ہے جس کی بنیاد ہی جھوٹ پر رکھی گئی، اس کا سچائی سے کیا سروکار؟ دوسری جانب اسرائیلی عوام میں نیتن یاہو اور امریکی عوام میں ٹرمپ کیخلاف نفرت بڑھ رہی تھی اور دونوں کیخلاف مظاہرے شروع ہوگئے تھے۔ اس صورتحال میں دونوں کی بقاء جنگ بندی میں ہی تھی۔ جس پر فوری عمل کرتے ہوئے قطری شہزادوں کی مدد لی گئی اور معاملہ سیز فائر تک پہنچ گیا۔ اسرائیل اور امریکہ اپنے کسی مقصد میں کامیاب نہیں ہوئے، بنیادی طور پر امریکہ و اسرائیل یہاں دو مرکزی اہداف لیکر آئے تھے۔ ایک تو ایران کے جوہری پروگرام کا خاتمہ اور دوسرا رجیم چینج۔ ایران کا جوہری پروگرام بھی کامیابی کیساتھ جاری وساری ہے اور رجیم چینج بھی نہیں ہوا، سید علی خامنہ ای ہنوز سپریم لیڈر ہیں اور اپنی حیات تک سپریم لیڈر ہی رہیں گے، اور شاہ ایران کی اولاد دل کے ارماں آنسوؤں میں بہانے پر مجبور ہوگئی۔ تیسری اہم بات، ایران نے اسرائیل کا ناقابل تسخیر ہونے کا تصور بھی خاک میں ملا دیا ہے۔ اسرائیل اور امریکہ کو جدید ترین ٹیکنالوجی اور دنیا کے جدید ترین اسلحے کے حامل ممالک کی مکمل حمایت حاصل تھی، ایران نے مزاحمت کی علامت بن کر امریکہ کا غرور خاک میں ملا دیا ہے۔

امریکہ نے تو رات کے اندھیرے میں چھپ کر خالی جوہری سائٹس پر حملہ کیا، لیکن ایران نے فوجی اڈے پر حملہ کرنے سے قبل باقاعدہ امریکہ کو آگاہ کرکے ثابت کیا کہ وہ جو چاہے کرسکتا ہے۔ امریکہ افغانستان میں بیس سال تک جنگ لڑتا رہا۔ آخرکار رسوا ہو کر نکل گیا۔ ویتنام بھی امریکی رسوائی کی شاندار مثال کے طور جانا جاتا ہے۔ جبکہ ایرانی قوم اور افواج کہیں زیادہ تربیت یافتہ ہیں اور نظریاتی طور پر بھی شہادت کی آرزو ایرانیوں میں افغانیوں سے زیادہ ہے، تو امریکہ کبھی بھی ایران کو فتح نہیں کر سکتا تھا۔ اب جبکہ جنگ بندی کا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ جنگ بندی ہوتی ہے تو ایران کو انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ کیونکہ دشمن انتہائی چالاک، دھوکے باز، مکار، شاطر، جھوٹا، فریبی اور منافق ہے۔ جنگ بندی ہوتی ہے تو یہ ایران کی تباہی دیکھنے والے دشمنوں کے ارمانوں کا قتل ہوگا، اس لیے ایران کو جنگ بندی کو قبول کرلینا چاہیئے۔

ایران کو فتح مبارک ہو، ایران نے اکیلے مقابلہ کرکے ثابت کر دیا ہے کہ وہ عظیم ملت ہے۔ اسرائیل کے دفاعی نظام کو ناکارہ کرکے ایران چاہتا تو اسے ایک ہفتے میں تباہ و برباد کرسکتا تھا، حالیہ ایرانی حملوں میں اسرائیل نے رو رو کر ٹرمپ کو مدد کیلئے آواز لگائی اور وہ بھی اپنے ناجائز بیٹے کو مار کھاتا دیکھ کر دوڑا دوڑا چلا آیا، لیکن الحمدللہ، ایرانی ثابت قدم رہے اور اسرائیل کیساتھ ساتھ ٹرمپ کو بھی سبق سکھا دیا۔ ٹرمپ اور نیتن یاہو کو برسوں یہ سبق یاد رہے گا۔ لیکن ایران کی قیادت کیلئے یہی کہیں گے کہ امن کا زمانہ جنگ کی تیاری کا زمانہ ہوتا ہے، اس لئے اس مدت سے فائدہ اٹھائیں، مکمل تیاری کریں کیونکہ دشمن کو شکست کا جو زخم ایران نے دیا ہے، یہ زخم انہیں چین نہیں لینے دے گا۔ یہ پلٹ کر وار کر سکتے ہیں۔ اس لئے انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔

# شکست دشمن کا مقدر، اسلامی جمہوریہ ایران کو فتح مبارک

**ڈاکٹر ندیم عباس**

جنگ کا آغاز ہوا اور بڑا دردناک آغاز تھا۔ تقریباً ساری اعلیٰ فوجی قیادت کو شہید کر دیا گیا۔ حملے اس قدر کامیاب تھے کہ اہل ایمان مضطرب ہوئے اور شیطان کے پیروکار خوشیاں منا رہے تھے۔ ایک نہیں ایک سو ایک طعنے دینے والے خود ساختہ تجزیہ نگار سامنے آچکے تھے۔ تہران کی فضا میں اسرائیلی طیاروں کی گھن گرج تھی۔ بین الاقوامی میڈیا حسب سابق اسرائیل کی جارحیت کی بجائے اس کی کامیابیوں کے گن گا رہا تھا۔ اس وقت ہم نے قرآن مجید کی یہ آیت شریفہ لکھی تھی: وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ" (آل عمران ۵۴)"ان لوگوں نے (عیسیٰ کے قتل کی) تدابیر سوچیں اور اللہ نے (بھی جوابی) تدبیر فرمائی اور اللہ بہترین تدبیر کرنے والا ہے۔"ہمیں اللہ کی تدبیر پر یقین تھا۔ اقوام متحدہ سمیت بین الاقوامی ادارے امریکہ کی لونڈی بنے ہوئے تھے۔ اسلامی ممالک کے حکمرانوں میں بعض کے دل ایران اور غالب اکثریت کی طاقت اسرائیل کے ساتھ تھی۔ زبانی جمع خرچ اس میں بھی مذمت کی بجائے اکثر نے تشویش کا لفظ استعمال کیا تھا۔

چند گھنٹوں کے وقفے کے بعد اللہ کے لشکر میدان میں تھے۔ رہبر معظم کا فرمان آگیا کہ ہم تسلیم نہیں ہوں گے۔ جنگ کا ہر گزرتا دن اسرائیل کو برباد کر رہا تھا۔ اہل ایمان کے دل سکون پا رہے تھے۔ امت جو ایک مدت سے غزہ کے درد کو محسوس کر رہی تھی، اب سکون پا رہی تھی۔ ظالموں کو تکلیف محسوس کروا کر انہیں بتایا جا رہا تھا کہ گھر گر جانے اور گھر کے کسی ممبر کے چلے جانے کا دکھ کیا ہوتا ہے۔؟ یہ بات تقریباً طے ہوچکی تھی کہ ایران لمبی جنگ کی تیاری کر رہا ہے۔ پاکستان میں بھی کچھ فکری احمق رجیم چینج کی باتیں کر رہے تھے اور کچھ شاہ ایران کے بھگوڑے بیٹے کو تخت تہران پر بٹھا بھی چکے تھے۔

اہل ایران اور بالخصوص اہل تہران نے عزیمت کی بے مثال تاریخ رقم کی۔ دنیا کے گھنڈوں نے کہا کہ تہران چھوڑ دیں مگر اہل تہران پوری قوت کے ساتھ میدان میں موجود رہے۔ ہر طرح کی قربانی دیتے رہے، مگر نظام کے ساتھ کھڑے رہے۔ دشمن کو توقع تھی کہ ایران کی عوام حکومت کے خلاف اٹھ کھڑی ہوگی، مگر اللہ کی تدبیر کامیاب ہوئی اور لوگ اپنی ریاست کے ساتھ کھڑے ہوگئے۔ حیران کن طور پر ایران میں کوئی ایک مظاہرہ تک نہیں ہوا۔ ایران ٹی وی کی لائیو ٹرانسمیشن میں جس طرح شیر دل ایرانی خاتون نے نیوز روم کو سنبھالا، وہ حیران کن تھا۔ اس سے دنیا کو ایرانی خواتین کی جرات و بہادری کا پتہ چلا۔ انہیں معلوم ہوا کہ ایران کے مرد ہی نہیں، خواتین بھی کردار زینبی کی حامل ہیں۔

جنگ کے آخری حصے میں جب امریکہ نے براہ راست حملہ کر دیا تو دشمن خوش ہوئے کہ اب قصہ پار سمجھو، اب تو امریکہ براہ راست کود پڑا ہے۔ کچھ نام نہاد صلح پسند جو دنیا کی ہر دانش کے اکیلے علمبردار ہونے کے دعویدار ہیں، انہوں نے مولویوں کو گالیاں نکالنے کی ذمہ داری سنبھال لی۔ وہ علماء کو عقل وشعور سے عاری اور سفارتکاری سے

نا آشنا قرار دے رہے تھے۔ کچھ نے یہ تک لکھ دیا کہ اب کہانی ختم ہوگئی۔ کل رات جب اسلامی جمہوریہ ایران نے امریکی اہداف پر حملے شروع کیے تو انہوں نے کہا یہ تو عرب، امریکہ اور اسرائیل مل کر ایران پر حملے کریں گے۔ مولویوں کو جانے کی جلدی ہے، کچھ خونی لبرلز نے مذہبی حکومت خدا حافظ کی پوسٹیں لگانا شروع کر دیں۔

انہیں بتایا گیا ذرا ٹھنڈا کر کے کھائیں۔ امریکہ نے عقل مندی کی اور جنگ کو نہ بڑھانے کا اعلان کر دیا۔ اسرائیل کو جتنی سزا دی جا چکی ہے، یہی کافی ہے۔ اب اسرائیل کے اندر کا شور ہی نیتن یاہو کو لے ڈوبے گا۔ امریکہ اور اسرائیل بالکل قابل اعتبار نہیں ہیں اور یہ جنگ بندی اگلی جنگ کے شروع ہونے تک کے درمیان کا وقفہ ہے۔ یہ جنگ کون جیتا، یہ بڑا ہی اہم سوال ہے۔؟ پروفیسر تاج محمد بحریہ یونیورسٹی اسلام آباد میں ہوتے ہیں، بہت ہی دلچسپ لکھتے ہیں، ان کی تحریر پوری صورتحال کی عکاسی کرتے معلوم ہوتی ہے: ایران، اسرائیل+امریکہ حالیہ کشیدگی کو شیعہ سنی اینگل سے دیکھنے سے ایران کو کوئی نقصان اور اسرائیل کو کوئی فائدہ نہیں ہونے والا۔ اس سے آپ کی چھوٹی سوچ اور محدود ویژن آشکار ہوجاتا ہے۔ جنگ میں نفع نقصان کے تخمینے بعد میں لگائے جائیں گے، اس جنگ میں جو ٹارگٹ دونوں طرف رکھے گئے تھے، ان کو سامنے رکھیں تو ایران اس جنگ کا فاتح ہے۔

اسرائیل اور امریکہ نے دو بڑے اہداف رکھے تھے۔ (1) ایران کی جوہری صلاحیت ختم کر دینا (2) ایران میں رجیم چینج۔ اول الذکر ہدف میں مکمل کامیابی نہیں ملی، البتہ اتنا ہوا ہے کہ ایران کی جوہری صلاحیت حاصل کرنے کا سفر سست ہوگیا ہے اور ثانی الذکر ہدف کے حصول میں ان دونوں طاقتوں کو مکمل ناکامی ملی ہے۔ ایران کا بنیادی ہدف اپنا دفاع اور اسرائیل کو سزا دینا تھا۔ ایران نے، مادی لحاظ سے اسرائیل اور امریکہ دونوں سے کمزور ہونے کے باوجود، بہت موثر انداز میں اسرائیل کو سبق سکھایا ہے۔ غزہ کے جو مناظر ہمیں تکلیف دیتے تھے، تقریباً اس طرح کے مناظر تل ابیب میں دکھا کر ایران نے یہ واضح کر دیا ہے کہ اسرائیل ناقابل تسخیر نہیں ہے۔ وہ تو آس پاس کے عرب ”وھن“ کا شکار ہیں، ورنہ القدس اور اس کے مضافات سے عربوں کے کزنز کو نکال باہر کرنا اتنا بھی مشکل نہیں ہے۔

ایران میں امریکی کارروائی اور جواب میں قطر میں امریکی اڈے پر ایرانی کارروائی کو کچھ لوگ فکس میچ کہتے ہیں۔ میں فکس میچ کے نظریئے کو مانتے ہوئے اس کو بھی ایران کی کامیابی سمجھتا ہوں۔ امریکہ جیسے متکبر شیطان کو فکس میچ پر راضی کرنا اپنی ذات میں ایک کامیابی ہے۔ باقی آپ لوگ شیعہ سنی کھیلتے رہو! حقیقت اور سچ کو اس سے فرق نہیں پڑتا۔ ایران اسرائیل جنگ کے دوران پاکستانی معاشرے میں بے مثال یکجہتی دیکھنے کو ملی ہے۔ شیعہ سنی باہم شیر وشکر ہوگئے، سب نے اپنی اپنی بساط کے مطابق ایران کی حمایت میں آواز اٹھائی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ ریاست پاکستان ہر مقام پر اپنی عوام کی آواز بنی اور ایران کو بھی محسوس ہوا کہ کوئی ہمارے ساتھ ہے۔ اسی لیے ایرانی پارلیمنٹ میں تشکر تشکر پاکستان کے نعروں کی گونج رہی۔ ہمیں اس اتحاد و وحدت کو قائم رکھنا ہے اور اسے فرقہ پرستی سے بچائے رکھنا ہے۔

فرقہ پرستوں کی دال روٹی امت کو لڑانے میں ہے، اسی لیے وہ کوئی نہ کوئی بہانہ تراش لیتے ہیں۔ اب قطر میں امریکی بیس پر حملے کو لے کر یہ پروپیگنڈا کرنے میں مصروف ہوگئے ہیں کہ ایک سنی عرب ریاست پر جان بوجھ کر حملہ کیا گیا ہے۔ جناب یہ قطر پر نہیں، امریکی بیس پر حملہ تھا اور ایران نے بین الاقوامی ذمہ داری ادا کرتے ہوئے قطر کو پہلے آگاہ کر دیا تھا۔ معروف قانون دان پروفیسر ڈاکٹر محمد مشتاق نے خوب لکھا ہے: چونکہ جنگ بندی کے آثار نظر آنے لگے ہیں، اس لیے وہ تجزیہ کار جو ابھی کل تک ایران پر اسرائیلی و امریکی جارحیت کے خلاف بول رہے تھے، اب واپس فرقہ وارانہ تعصب کا اظہار کرنے لگے ہیں اور اب آپ کو جا بجا ان کی والز پر ایسے تجزیے نظر آئیں گے کہ یہ سب ٹوپی ڈراما تھا، فکسڈ میچ تھا، وغیرہ لیکن سچ پوچھیں، تو ان کا مسئلہ فرقہ وارانہ نہیں، بلکہ انھوں نے اپنے فرقے کے ملک کے ساتھ اپنی وفاداری کے حلف کی تجدید کرنی ہے، کیونکہ پیٹ پاپی ہے، اس لیے یہ تجزیئے نہیں، بلکہ اصل میں پرانی تنخواہ پر بحالی کی درخواستیں ہیں۔

اس فتح پر شہید تہرانی مقدم سمیت ان گمنام ہیروز کو ضرور یاد کیا جانا چاہیئے، جنہوں نے میزائل ٹیکنالوجی کا آغاز کرنے اور یہاں تک پروان چڑھانے میں بنیادی کردار ادا کیا۔ ان سائنسدانوں کو ضرور یاد کرنا چاہیئے، جنہوں نے اپنی جان کی پرواہ نہ کی اور اسلامی جمہوریہ ایران کے لیے عظیم کارنامے سرانجام دیئے۔ رہبر معظم دام عزہ کی قیادت میں بہترین فیصلوں کا نتیجہ ہے کہ آج ایران سرخرو اور سربلند ہے۔ خطے میں طاقت کا توازن تبدیل ہوچکا ہے، نئی حقیقتیں سامنے آچکی ہیں۔ اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں، جس نے اہل ایمان کی نصرت فرمائی اور اپنے لشکروں کو کامیابیوں سے نوازا۔ اللہ ان شہدائے اسلام کی قربانیوں کو قبول فرمائے، جو اس اسرائیلی جارحیت میں شہید ہوئے۔ ان کا پاکیزہ لہو انقلاب کی جڑیں مضبوط کر گیا، ان شاء اللہ۔

---

سب اللہ کے حتمی وعدوں کے عملی جامہ پہننے کے منتظر ہیں۔ لیکن یہ جعلی اور باطل ریاست اور اس کے بدبخت سرغنے انتہائی کمزوری کی حالت میں، اور مجاہدین اسلام کے ہاتھوں پٹ جانے کے بعد، امریکہ، بعض یورپی حکومتوں کی کھوکھلی مادی قوت کا سہارے اور اور بعض علاقائی حکومتوں کے ساتھ سازباز پر بھروسہ کر کے، اپنے بزعم مقبوضہ فلسطین میں اپنے لئے پیش آمدہ موجودہ صورت حال سے نکل بھاگنے کے لئے کوشاں ہیں؛ یہاں تک وہ اپنی حماقت کی بنا پر انقلاب اسلامی کے رہبر معظم کو دھمکیاں دینے پر اتر آئے۔ یہاں چند نکتوں کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے اولاً: رہبر انقلاب کا وجود تشیع بلکہ امت مسلمہ کی ہستی کے نگہبان کے طور ہمارے عقیدے کا ایک حساس نقطہ ہے اور کوئی بھی نیک اور حریت پسند مسلمان اس [ٹرمپ کی] اس دھمکی کو برداشت نہیں کرسکتا۔ چنانچہ ضروری ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان اور حریت پسند انسان ہر ممکنہ صورت میں ان کی حمایت اور ان کی شان میں کسی بھی قسم کی گستاخی کی مذمت پر زور دیں تاکہ سب جان لیں کہ دنیا کی امتیں ان [دشمنوں] کے مد مقابل کھڑی ہیں۔ ثانیاً: مسلح افواج جس طرح کہ اب تک دشمن کے لئے عرصۂ حیات تنگ کرچکے ہیں تخلیقی اقدامات سے کام لیں اور دشمن محاذ پر اچانک حملے کرکے ان پر کاری ضربیں لگادیں، اس طرح سے کہ دشمن مزید اس طرح کے مسائل کے بارے میں سوچ بھی نہ سکے اور اس طرح کی دھمکیاں دینے کی ہمت نہ کرے۔ ثالثاً: یقیناً تمام محاذوں میں ہماری بالادستی کا سبب عوام اور ہماری افواج کا ایمان اور اعتقاد ہے؛ چنانچہ ضروری ہے کہ سبھی لوگ اور مؤمنین ان دشوار حالت میں، درگاہ ربوبی سے عاجزانہ اور خالصانہ انداز سے دست بدعا ہوں اور انفرادی اور اجتماعی طور پر درگاہ الٰہی دعا اور انکسار وتضرع اور معصومین علیہم السلام کی بارگاہ میں توسل سے کوتاہی نہ کریں، کیونکہ آپ کا دشمن جو بھی ہو "يَدُ اللَّهِ فَوْقَ أَيْدِيهِمْ؛ اللہ کا ہاتھ ان کے ہاتھوں کے اوپر ہے"۔

صفت ڈونلڈ ٹرمپ کو نوبل انعام کیلئے نامزد کیا جس کے ہاتھ غزہ کے مسلمانوں کے لہو میں رنگے ہوئے ہیں۔ قائد ملت جعفریہ پاکستان علامہ سید ساجد علی نقوی نے کہا امریکہ کی جانب سے حملے کے بعد مشرق وسطیٰ میں جاری کشیدگی میں مزید اضافہ ہوگا، امریکا کا ایران کے جوہری تنصیبات پر حملہ عالمی دہشتگردی، بزدلانہ اقدام اور بین الاقوامی قوانین کی کھلم کھلا خلاف ورزی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم مشکل کی اس گھڑی میں ایرانی عوام کے ساتھ ہیں، سامراجی صیہونی گٹھ جوڑ کے نتیجہ میں ایرانی جوہری تنصیبات پر حملہ عالمی امن کو سبوتاژ کرنا ہے جس پر ٹرمپ کو دنیا میں بدامنی پیدا کرنے کا ایوارڈ دینا چاہیے۔

احباب نے کئے تھے اس ریلی میں تمام مسالک سے تعلق رکھنے والی شخصیات اور علماء کرام نے شرکت کی اور خطاب فرمایا آخر میں علامہ عارف واحدی نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ ناجائز تجاوز عالمی قوانین کی کھلی خلاف ورزی اور بربریت ھے پوری دنیا سے مذمت ہو رہی ھے ایران نے پوری قوت سے اس تجاوز کا ایسے جواب دیا ھے کہ دشمن بوکھلا اٹھا ھے چھوٹا شیطان رسوا کن شکست کھا چکا ھے اور بڑا شیطان گھبراہٹ کے عالم میں دھمکیاں دے رہا ھے مگر فرزند علی حیدر کرار حضرت امام خامنہ ای نے فرمایا ہے کہ ان کو ڈرا جوڑ رنے والے ھیں ھم ڈرنے والے نہیں بلکہ کربلا والے ھیں علامہ عارف واحدی نے کہا کہ عالم اسلام کے دل کی دھڑکن حضرت آیت اللہ امام خامنہ ای کو قتل کرنے کی دھمکی دینے والے گستاخ ٹرمپ کو خبردار کرتے ہیں کہ اس طرح کا بیان پورے عالم اسلام کے ساتھ دشمنی کے مترادف ھے ان پر حملہ امت مسلمہ پر حملہ تصور ھوگا اور اس سے پوری دنیا سے سخت رد عمل آئے گا تمہارا یہ بیان پورے عالم کو غیر مستحکم اور ناامن کرنے کی ناپاک سازش ھے جس کے خلاف بین الاقوامی برادری بھی سخت رد عمل دے رہی ھے البتہ اس گستاخی اور جسارت کو جرئت اور شجاعت سے ناکام بنایا جائے گا۔ علامہ عارف واحدی نے سید مقاومت شہید سید نصر اللہ، شہید اسماعیل ھانیہ، شہید یحییٰ سنوار، حالیہ جنگ میں ایران کے عظیم شہدا کے علاوہ حماس حزب اللہ انصار اللہ سمیت پوری مقاومت اور مزاحمت کو سلام پیش کیا اور کہا کہ تمہاری قربانیاں رنگ لا رھی ھیں ناجائز صیہونی ریاست بہت تیزی سے اپنے آخری انجام کی طرف جارہی ھے۔

کا نشان ہے جو قوتیں ایران کو نشانہ بنا رہی ہیں، وہ دراصل پورے عالم اسلام کی خودداری اور استقلال کو نشانہ بنا رہی ہیں، اور ہم اس معرکہ حق میں ایران کے شانہ بشانہ کھڑے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ علمائے ملت کے درمیان وحدت، فکری ہم آہنگی اور امت کی رہنمائی کے لیے اشتراکِ عمل وقت کی اشد ضرورت ہے ہر اُس اسلامی محاذ کی تائید وحمایت کی جانی چاہیے جو اصولوں پر ڈٹ کر استقامت کی قیمت ادا کر رہا ہو اور ان میں سرفہرست وہ ساحت ہے جو آج بھی مزاحمتی شعور کی قیادت کر رہی ہے۔ آخر میں شرکاء نے مرجعیت دینیہ کے وحدت آفریں اور بیدار کردار کو خراجِ تحسین پیش کیا، اور بالخصوص رہبر معظم انقلاب اسلامی، آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای دام ظلہ، آیت اللہ العظمیٰ سید علی سیستانی دام ظلہ، اور آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی دام ظلہ کی رہنمائی کو امت کے لیے باعثِ عزت، حکمت اور ثبات قرار دیا۔

فراہم کر رہے ہیں، ایسے میں محرم اور عاشورا کا پیغام ایک عظیم تبلیغی وسیلہ ہے جس سے استفادہ کرتے ہوئے ہمیں نسلِ نو کو حسینی فکر سے جوڑنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اسرائیل کی جانب سے ایران پر جاری حملوں کے نتیجے میں اب تک 224 افراد شہید ہوچکے ہیں، جن میں سے 90 فیصد عام شہری ہیں۔ ایرانی میڈیا رپورٹ کے مطابق ایران نے تازہ حملوں میں 30 میزائلوں کی کھیپ تل ابیب، حیفہ کی طرف روانہ کی اور میزائلوں نے کامیابی سے ہدف کو نشانہ بنایا ہے۔ ایران کے اسرائیل پر تازہ میزائل حملے، متعدد گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں جبکہ آگ لگ گئی جس پر قابو پانے کیلیے اقدامات جاری ہیں۔ اس کے علاوہ ایرانی ملٹری کی جانب سے ٹویٹر پر ویڈیو جاری کی گئی جس میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ایرانی میزائل نے کامیابی کے ساتھ حیفہ بندرگاہ کو بھی نشانہ بنایا ہے۔ اتوار کے روز اسرائیل نے ایران کے دارالحکومت تہران سمیت مختلف علاقوں مشہد اور دیگر پر راکٹ داغے جبکہ تہران کار بم دھماکے بھی ہوئے۔ تہران میں ہونے والے کار بم دھماکوں میں مزید 5 ایرانی ایٹمی سائنسدان شہید ہوگئے جس کے بعد اب تک جاں بحق ہونے والے سائنسدانوں کی تعداد 14 تک پہنچ گئی ہے۔ ایرانی میڈیا رپورٹ کے مطابق مشہد میں امام رضا کے روضے کے قریب بھی حملہ ہوا۔ اسرائیل نے حملہ کرکے تہران میں پانی فراہم کرنے والی پائپ لائن کو نشانہ بنایا جس کے بعد سڑکوں پر سیلابی صورت حال پیدا ہوگئی جبکہ شاہراہیں زیر آب آنے سے شہریوں کی مشکلات میں اضافہ اور بدترین ٹریفک جام ہوگیا۔ اسرائیل نے مشہد ایئرپورٹ اور ایران کے مشرقی علاقے میں 2300 کلومیٹر اندر حملہ کیا، ہوائی اڈے پر حملے کے بعد تمام آپریشنز کو بند کردیا گیا ہے۔ ایرانی میڈیا کے مطابق مشہد ایئرپورٹ کے رن وے کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہیں پہنچا ہے۔ ایران نے اتوار کے روز تل ابیب اور حیفہ پر 50 میزائل داغے ہیں، جس کے نتیجے میں وہاں پر ایمرجنسی نافذ کردی گئی ہے جبکہ اطلاعات ہیں کہ میزائلوں نے کامیابی سے ہدف کو نشانہ بنایا ہے اور اس کے نتیجے میں تباہی بھی ہوئی ہے۔ ایرانی سکیورٹی فورسز نے تہران میں تخریب کاری کی کارروائیاں کرنے والے دو صیہونی گرفتار کیے جنہیں موساد کا ایجنٹ قرار دیا گیا ہے اس کے علاوہ ایرانی میڈیا کا کہنا ہے کہ حراست میں لیے گئے افراد قتل کی متعدد وارداتوں میں ملوث تھے۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان نے ایران کی جانب سے مزید بیلسٹک میزائل کے حملوں کے خدشے کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہم اس کے لیے تیار ہیں اور ہماری فضائیہ ایک لمحے کیلئے بھی حملے بند نہیں کررہی۔

حملوں کے خوف سے فرار اختیار کر رہے ہیں۔ مسافروں کا کہنا ہے کہ انہوں نے ایک نشست کے لیے ڈھائی ہزار اسرائیلی شیکل (تقریباً 700 امریکی ڈالر) تک ادا کیے، کچھ کے مطابق انہیں 6 ہزار شیکل تک کی قیمت بھی بتائی گئی تھی۔

**بقیہ 1**

اُن کا کہنا تھا کہ اگر تمام مسلمان آزاد ہوکر یہ اتحاد کیلئے اقدامات کریں تو آپ یقین کریں کہ مسلمانوں کا مقام بہت زیادہ بلند ہوگا ہماری بھی خواہش ہے کہ تمام مسلمان ممالک ایک ہی پلیٹ فارم پر اکٹھے ہوں اپنی طاقت کا مظاہرہ کریں۔ فلسطین کے حوالے سے اُنہوں نے کہا کہ بیت المقدس کی آزادی کی جنگ لڑی جارہی فلسطین کا دو ریاستی حل کوئی حل نہیں ہے فلسطینیوں کا جو حق ہے وہ اُن کو ہر صورت ملنا چاہیے جب سے پاکستان کو آزادی نصیب ہوئی ہے یہ مملکت معرض وجود میں آئی ہے بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح نے کہ دیا تھا کہ یہ ناجائز ریاست ہے اس لیے سب سے پہلے پاکستان کو یہ اعزاز حاصل ہے اُس کے پاسپورٹ پر اس ناجائز ریاست کے حوالے سے وضاحت بھی موجود ہے کہ ”سوائے اسرائیل کے پوری دنیا کیلئے یہ پاسپورٹ قابلِ استعمال ہے“ اور یہ بات ہمارے باعثِ فخر ہے۔

**بقیہ 2**

موقع پر ہرگز خاموش نہیں رہیں گے اور ملکر اہل فلسطین کیلئے جدوجہد کریں گے۔ علماء کے وفد نے بھی آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی کی رہنمائی اور فلسطینی کاز کے لیے ان کی مسلسل حمایت پر ان کا شکریہ ادا کیا، اور اس بات کا اعادہ کیا کہ ملت فلسطین رہبرانہ آوازوں کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔

**بقیہ 3**

کا ٹارگٹ ایران ہے تو کل دوسرے مسلم ممالک ہیں اور صیہونی اپنے ٹارگٹ کو اچیو کرنے کی کوشش جاری رکھیں گے اس لیے ہمیں ایک دوسرے کے حوالے سے تماش بین نہیں بننا چاہیے۔ شیخ ہادی حسین ناصری کا کہنا تھا امریکا اور اسرائیل اپنے دونوں مقاصد یعنی جوہری توانائی کے خاتمہ اور رجیم چینج میں بُری طرح ناکام ہو چکے اُن کی تمام تر پلاننگ بُری طرح فلاپ ہو چکی ہے اب وہ فیس سیونگ کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں مگر انشاء اللہ اس مرتبہ وہ فیس سیونگ میں بھی کامیاب نہیں ہونگے۔

**بقیہ 4**

سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ باقی نہ رہے“۔ ایران کے خلاف ظالمانہ اور وحشیانہ صیہونی جارحیت اور بے گناہ خواتین اور بچوں کو شہید کرنے، ذرائع ابلاغ، بنیادی ڈھانچوں پر حملے کرنے کے کئی دن گذرنے، ملت ایران آج متحد اور متفق اللہ کی طرف کے نصرت کے وعدوں پر یقین رکھتے ہوئے، رہبر معظم کی پشت پر کھڑی ہے اور استقامت کر رہی ہے اور ان تمام سختیوں اور اس سے بھی بڑھ کر دشواریوں کو جرائم پیشہ اسرائیل کا خطرے کی بیخ کنی تک برداشت کررہی ہے۔ اور جیسا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”وَلَا تَهِنُوا فِي ابْتِغَاءِ الْقَوْمِ إِن تَكُونُوا تَأْلَمُونَ فَإِنَّهُمْ يَأْلَمُونَ كَمَا تَأْلَمُونَ وَتَرْجُونَ مِنَ اللَّهِ مَا لَا يَرْجُونَ وَكَانَ اللَّهُ عَلِيمًا حَكِيمًا؛ (النساء-104) اور اس [کافر] جماعت کو سزا دینے کے لئے نکلنے میں سستی نہ دکھاؤ۔ [کیونکہ] اگر تمہیں تکلیف پہنچی ہو تو انہیں بھی ویسی ہی تکلیفیں پہنچی ہیں جیسی تمہیں پہنچی ہیں اور تمہیں اللہ کے یہاں وہ اُمید ہے جو انہیں نہیں ہے اور اللہ بڑا جاننے والا ہے، بہت حکمت والا“۔ یہ قوم اللہ کی عنایات اور توجہات سے ناامید نہیں ہوتی اور

**بقیہ 5**

رخوف کا اظہار ہے۔ انھوں نے اپنے بیان میں مزید فرمایا ہے: ہم اعلان کرتے ہیں کہ مرجع عظیم الشان اور امت مسلمہ کے قائد کے خلاف کسی بھی قسم کا اقدام، اسلام کی بنیادوں اور پوری دنیا کے مسلمانوں کے خلاف اقدام سمجھا جاتا ہے اور اس [امریکہ] کو ایران کی مؤمن قوم اور پوری دنیا کے حریت پسندوں کی طرف سے شدید اور تباہ کن رد عمل کا سبب بنے گا۔ انھوں نے مزید فرمایا: امریکہ اور اس کے ظالم حکمرانوں کو جان لینا چاہیئے کہ ان کی یہ دھمکیاں نہ صرف ہماری قوم کے عزم میں کسی خلل کا سبب نہیں بن سکتیں، بلکہ امت مسلمہ کی صفوں میں مزید استحکام کا باعث بنتی ہیں۔ سب کو جان لینا چاہیے، اللہ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔

**بقیہ 6**

مطالبہ کریں۔ بے شک، ان کا ایسا اقدام مؤثر ثابت ہوگا۔ آخر میں اسلامی جمہوری نظام اور رہبر انقلاب کے منصب کی کسی بھی قسم کی توہین قابل مذمت ہے اور یہ دشمن کی بے بسی اور درماندگی کی علامت ہے۔

**بقیہ 7**

کی وحدانیت اور اقتدار اعلیٰ پر یقین رکھتے ہوں، ان کا دنیا کی شیطانی طاقتیں کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ حیرت ہے کہ حکومت پاکستان نے ایک درندہ

**بقیہ 8**

مقاصد کیلئے ہے، لیکن سامراجی صیہونی گٹھ پتلی ٹرمپ نے بین الاقوامی قوانین کی دھجیاں اڑاتے ہوئے جو غیر قانونی اقدام کیا ہے وہ ناقابل معافی جرم ہے، جس کا تدارک وقت کی ضرورت ہے، آخر میں علامہ ساجد نقوی نے کہا کہ سامراج وصیہون کبھی بھی اپنے ہدف میں کامیاب نہیں ہونگے، ایران کے ہاتھوں شکست ان کا مقدر بن چکی ہے اور ان کے جنگی جنون کا خمیازہ تیسری عالمی جنگ کی صورت میں پوری دنیا کو بھگتنا پڑے گا لیکن انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوگی، فتح اسلام کی ہوگی۔

**بقیہ 9**

نمبر درج ذیل خدمات فوراً فراہم کرے گا۔ ایمرجنسی کی صورت میں فوری مدد فراہم کرنا، گمشدہ افراد کی راہنمائی اور انہیں ان کے اہل خانہ سے ملانا، دینی و فقہی امور سے متعلق رہنمائی فراہم کرنا، عتبہ مقدسہ کے مختلف شعبہ جات سے رابطہ قائم کرنا، عتبہ حسینیہ مقدسہ اس سہولت کے ذریعے زائرین، خواہ وہ عراق سے ہوں یا بیرونِ ملک سے، ان سب کے لیے ایک محفوظ، منظم اور بہترین ماحول فراہم کرنے کی کوشش کر رہی ہے تاکہ زیارات کے دوران سہولت اور سکون میسر آسکے۔

**بقیہ 10**

کوشش کر رہا ہے جو اللہ کے کلام اور اس کی آیات سے ماخوذ ہو، خاص طور پر آج کے اس پُرآشوب دور میں، جہاں شبہات اور فتنوں کی موجوں میں یقین کی کشتی ڈول رہی ہے انہوں نے مزید کہا: آج ہم اپنے قرآنی سمر کورسز کے اختتامی مرحلے میں ہیں، جن میں عراق بھر سے 60 ہزار طلباء شریک ہوئے۔ یہ کورس صرف طلباء کے لیے نہیں تھا بلکہ ہمارے لیے بھی باعثِ بصیرت رہا، بطور اساتذہ، نگران، منتظمین اور والدین، ہم نے بھی دانش و معرفت کا گہرا سبق سیکھا نیز یہ بھی یاد رہے المجمع العلمي للقرآن الكريم ان کورسز کا انعقاد ہر سال گرمیوں کی تعطیلات کے دوران کرتا ہے، تاکہ طلباء کے وقت کو مفید سرگرمیوں سے بھر کر ایک ایسی قرآنی و دینی شعور رکھنے والی نسل تیار کی جاسکے جو مدرسۂ اہل بیت (علیہم السلام) کی تعلیمات سے پروان چڑھے۔

**بقیہ 11**

یکجہتی اور حمایت کے لیے شیعہ علماء کونسل وفاقی علاقہ اسلام آباد کی طرف سے مرکزی نائب صدر علامہ عارف حسین واحدی کی سربراہی میں عظیم الشان ریلی کا انعقاد کیا گیا اس ریلی کا بہترین انتظامات ضلعی صدر جناب سید جاوید حسین شاہ اور ضلعی جنرل سیکرٹری جناب تصور عباس اور ان کے

**بقیہ 12**

جو علماء آج کا حق کا ساتھ دینے سے گریزاں ہیں وہ دراصل اپنی خاموشی کے ذریعے باطل کو تقویت پہنچا رہے ہیں۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے اس بات پر زور دیا کہ جو محاذ آج استقامت، خودداری اور شعور کی علامت بنے ہوئے ہیں، ان پر ہونے والے حملے درحقیقت امت مسلمہ کے اس شعوری راستے کو نشانہ بنانے کی ناپاک کوششیں ہیں جس کے ذریعے حق وحریت کے پرچم بلند سے بلند تر ہوتے ہیں۔ علامہ شیخ ہادی حسین ناصری نے کہا کہ جو ہاتھ آج عزم واستقلال اور مزاحمت کا پرچم بلند کیے ہوئے ہیں، ان کا دفاع دراصل اسلامی غیرت وحمیت کا دفاع ہے اور اُن کی مضبوطی دراصل اسلام کی مضبوطی کے مترادف ہے جبکہ ان کے ساتھ کھڑا ہونا دین، عقل اور عزت کا شعوری تقاضا ہے۔ "اجتماع سے معروف خطیب اور پاکستان میں اتحاد، بصیرت اور بیداری کی علامت علامہ سید شہنشاہ حسین نقوی متحرک دینی رہنما، قومی مفاہمت کے داعی اور شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری علامہ ناظر عباس تقوی، دینی وقومی معاملات میں فعال ترجمان اور شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی علامہ سید سبطین حیدر سبزواری، تجربہ کار مبلغ و رہنما اور شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی نائب صدر علامہ محمد رمضان توقیر، علم وتقویٰ کے پیکر و اجتماعی کے داعی اور شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی نائب صدر علامہ شیخ خورشید انور جوادی اور دیگر اکابرین نے اجتماع کے دوران شرکاء نے اسلامی جمہوریہ ایران پر ہونے والے حالیہ حملوں اور بین الاقوامی استکباری قوتوں کی کھلی جارحیت کی شدید الفاظ میں مذمت کی۔ علمائے کرام کا کہنا تھا کہ ایران تنہا نہیں ہے، وہ مظلوموں، مزاحمت کاروں اور اسلامی خودمختاری

**بقیہ 13**

فوجی اڈے پر ایرانی حملے کے بعد ایران کے سپریم لیڈر نے ایک اہم بیان جاری کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ ہم نے کسی پر حملہ نہیں کیا، اور نہ ہی کسی کی جارحیت کو قبول کریں گے، لیکن ہم کسی بھی سمت سے آنے والی جارحیت کے سامنے سر نہیں جھکائیں گے۔ آیت اللہ خامنہ ای نے اپنے خطاب میں واضح کیا کہ ایران کا مؤقف دفاعی ہے، لیکن اگر اس کی خودمختاری یا سلامتی کو چیلنج کیا گیا تو اس کا جواب ضرور دیا جائے گا، ان کا کہنا تھا کہ ایران نہ ظلم کرتا ہے اور نہ ہی ظلم برداشت کرتا ہے۔ یہ بیان ایک ایسے وقت میں سامنے آیا ہے جب ایران نے "آپریشن بشارتِ فتح" کے تحت قطر میں واقع العدید ایئربیس کو بیلسٹک میزائلوں سے نشانہ بنایا، جسے امریکہ کی "کھلی جارحیت" کے جواب کے طور پر پیش کیا جا رہا ہے۔

**بقیہ 14**

ہیں انہوں نے مزید کہا کہ محرم سے قبل، حوزہ علمیہ کے علماء و فضلاء، مرجع عالی قدر دام ظلہ الوارف کی ہدایت پر، پیغامِ عاشورا کو عام کرنے کے لیے اس اجتماع میں شریک ہوتے ہیں کانفرنس سے شعبہ امور دینیہ کے مدیر جناب شیخ احمد الصافی دامت برکاتہ نے بھی خطاب کیا اور کہا اس تبلیغی کانفرنس میں ہم کچھ نکات کی طرف اشارہ کرینگے جس میں سے بعض خطباء اور اہل منبر کے لیے مختص ہے جبکہ کچھ نکات کا تعلق معاشرتی مسائل سے ہے انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ قیام امام حسین علیہ السلام کے مقصد کو عوام تک پہنچانے میں منبرِ حسینی کا کردار ہمیشہ سے کلیدی رہا ہے۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم پیغامِ حسینی کو حقیقی معنوں میں عام کریں اور دینِ محمدی کی ترویج میں خلوص کے ساتھ اپنا کردار ادا کریں۔ انہوں نے واضح کیا کہ پیغامِ عاشورا محض ایک رسمی عمل تک محدود نہیں بلکہ اس کی کئی جہات ہیں؛ ان میں ایک اہم جہت امام عالی مقام علیہ السلام سے تجدیدِ عہد ہے، اور دوسری، انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے عملی اقدامات کا آغاز اور دینِ خالص محمدی کو آئندہ نسلوں تک پہنچانا ہے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ حرم امام حسین علیہ السلام میں منعقد ہونے والی یہ سالانہ تبلیغی کانفرنس، مبلغین اور مبلغات کے لیے تجدیدِ عہد اور روحانی بیداری کا ذریعہ بنتی ہے اور پیغامِ حسینی کے مؤثر ابلاغ میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ دورِ حاضر میں ذرائع ابلاغ نئی نسل کو گمراہی کی طرف لے جانے والے تمام اسباب

**بقیہ 15**

کی علاقائی سالمیت کی سنگین خلاف ورزی ہے، جس سے بے شمار شہریوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہے اور علاقائی اور عالمی سلامتی کو نقصان پہنچا ہے۔

**بقیہ 16**

کہ جب اللہ کی طرف سے ٹرمپ اور نیتن یاہو پر آئے گا تو وہ لوگ بھی اُن کے ساتھ محشور ہونگے جنہوں نے نوبل انعام کیلئے ٹرمپ کے نام کی سفارش بھجوائی۔ انہوں نے کہا کہ خدا کی سب سے ناپسندیدہ مخلوق وہی ہے جو وقت قیام، قیام نہ کرے گھروں میں جاکے بیٹھ جائے۔ غزہ اور فلسطین کیلئے ہم نے کچھ بھی نہیں کیا اب وقت ہے کہ ہم اُن کی بھرپور آواز بنیں۔

**بقیہ 17**

محمد نے کہا کہ آپریشن وعدہ صادق سوم کی یہ 9 ویں لہر ہے جو صبح تک جاری رہے گی۔ ہم دشمن کو ایک لمحہ کے لیے بھی امن میسر نہیں ہونے دیں گے۔ ایرانی سکیورٹی کونسل نے اس سے قبل بیان دیا تھا کہ آج چوتھا دن انتہائی خطرناک ہوگا اور اسرائیل کو رات کے وقت دن کا منظر دکھائے دے گا۔ قبل ازیں اسرائیلی وزیراعظم نیتن یاہو نے تہران کے عوام اور ایران نے تل ابیب کے شہریوں کو فوری طور انخلا کی ہدایت کرتے ہوئے بڑے حملوں کا اعلان کیا ہے۔ قبل ازیں ایران نے صبح سویرے اسرائیل پر دوسرا بڑا حملہ کرتے ہوئے درجنوں بیلسٹک میزائل داغ دیے جس کے نتیجے میں کئی عمارتیں کھنڈر بن گئیں جبکہ 8 اسرائیلی ہلاک اور 300 زخمی ہوئے ہیں۔ تازہ حملے میں حیفہ پاور پلانٹ کو نشانہ بنایا گیا جس میں ایرانی میزائل حملوں کے نتیجے میں آگ لگ گئی۔ اتوار کے روز ایران اور اسرائیل کے درمیان جاری تازہ جھڑپوں میں دونوں ممالک نے ایک دوسرے پر راکٹ داغے، تہران میں ہونے والے کار بم دھماکوں میں مزید پانچ ایٹمی سائنسدان جاں بحق ہوگئے جبکہ اسرائیل نے پاسداران انقلاب کے انٹیلی جنس چیف اور ڈپٹی کو نشانہ بنانے کا دعویٰ کیا ہے۔ ایرانی میڈیا نے اسرائیلی حملے میں پاسداران انقلاب کے انٹیلی جنس چیف جنرل محمد کاظمی اور نائب حسن محقق کی شہادت کی تصدیق کردی۔ بین الاقوامی میڈیا کے مطابق ایران نے ایک دن میں دوسری بار پھر اسرائیل پر درجنوں بیلسٹک میزائل داغے، ایرانی میڈیا کے مطابق میزائلوں کے حملے کے بعد تل ابیب اور بیت المقدس میں سائرن کی آوازیں سنائی دیتی رہیں، جس کی وجہ سے لوگوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ تل ابیب میں دھماکوں کے بعد دھویں کے بادل چھا گئے، میزائل حملوں میں اسرائیلی جوہری تنصیبات ڈیمونا کو بھی نشانہ بنایا گیا۔ مقبوضہ شہر حیفہ، تل ابیب اور اور بیت المقدس میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا، تل ابیب میں دھوئیں کے بادل چھا گئے، حملے میں اسرائیل کی کثیر منزلہ عمارت بھی تباہ ہوگئی۔ دوسری جانب اسرائیل نے ایرانی حملے کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل کے شمالی حصے میں ایران کے جنگی طیارے دیکھے گئے ہیں۔ جبکہ ایرانی دارالحکومت تہران میں بھی دھماکوں کی آوازیں سنائی دی گئیں۔ ایران کی وزارتِ صحت کا کہنا ہے کہ

**بقیہ 18**

مند افراد یہاں صبح 7 بجے سے ہی پہنچنا شروع ہوجاتے ہیں، یہ اپنی مخصوص یاٹ تلاش کرتے ہیں جو انہیں قبرص پہنچائے گی اور وہاں سے وہ کہیں بھی چلیں جائیں گے، انہیں بس اسرائیل سے نکلنا ہے۔ سمندری راستے سے ملک چھوڑنے سے متعلق فیس بک پر قائم گروپس میں سیکڑوں افراد اسرائیل سے سمندری راستے سے نکلنے کی منصوبہ بندی کر رہے ہیں، ہرزلیا، حیفا اور عسقلان جیسی بندرگاہوں پر نجی یاٹ مالکان 10 مسافروں پر مشتمل گروپس کی روانگی کا بندوبست کر رہے ہیں۔ اخبار کے مطابق مسافروں میں سے زیادہ تر کا دعویٰ ہے کہ وہ اسرائیل میں مقیم نہیں اور صرف واپس اپنے گھروں کو جارہے ہیں، کچھ کہتے ہیں وہ بیرون ملک اپنے بچوں یا شریک حیات کے پاس جارہے ہیں، صرف چند ایک نے دبے لفظوں میں اعتراف کیا کہ وہ ایرانی میزائل

**بقیہ 19**

عواقب توفیق الٰہی سے اسے تباہ کر دیں گے۔ ایرانی قوم اپنے عظیم شہیدوں کے خون کو رائیگاں نہیں جانے دے گی، اور اپنے ملک کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کو ہرگز نظرانداز نہیں کرے گی۔ ہماری مسلح افواج مکمل طور پر تیار ہیں اور ملک کے ذمہ داران اور تمام عوام مسلح افواج کی پشت پر کھڑے ہیں۔ آج ملک کے مختلف سیاسی دھڑوں اور مختلف انجمنوں کی طرف سے ایک جیسے ہی بیان جاری ہوئے۔ سبھی اس بات کو محسوس کر رہے ہیں کہ ہمیں اس خبیث، ذلیل اور دہشت گرد صیہونی شناخت کو طاقت سے جواب دینا ہوگا، اور ان شاء اللہ ہم طاقت سے ہی جواب دیں گے۔ ہم ان کے ساتھ کوئی نرمی نہیں برتیں گے۔ صیہونیوں کی زندگی یقیناً تلخ ہوکر رہ جائے گی۔ وہ یہ نہ سمجھیں کہ وہ حملہ کر کے بچ نکلیں گے۔ نہیں! انہوں نے خود جنگ چھیڑی ہے۔ ہم صیہونیوں کو اس بڑے جرم کے بعد جس کا انہوں نے ارتکاب کیا، بچ کر نہیں جانے دیں گے۔ یقیناً اسلامی جمہوریہ ایران کی مسلح افواج اس خبیث صیہونی دشمن پر کاری ضرب لگائیں گی۔ قوم ہماری پشت پناہی کے لئے کھڑی ہے، مسلح افواج کی پشت پناہی کر رہی ہے، اور ان شاء اللہ اسلامی جمہوریہ، صیہونی حکومت پر غالب آئے گی۔ انہوں نے کہا کہ پوری قوم یہ بات جان لے اور پورا اطمینان رکھے کہ اس معاملے میں کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔

**بقیہ 20**

دنیا میں دیکھ رہے ہیں۔ مولانا مصطفیٰ علی خان نے کہا کہ کتنی عجیب بات ہے کہ خطے میں واحد ملک جس کے پاس اٹامک بم ہے وہ خود اسرائیل ہے اور وہ ایک ایسے ملک کے اوپر حملہ کر رہا ہے اور بہتان لگا رہا ہے جس نے نہ کبھی ایٹم بم بنانے کی بات کی ہے اور نہ ہی کسی پر استعمال کیا ہے۔ انہوں نے ایرانی کی دفاعی کارروائی کے سلسلے میں نے کہا کہ اسلامی جمہوریہ ایران کو حق ہے کہ وہ اپنے دفاع کے لیے ہر حملہ آور کا منہ توڑ جواب دے۔ ہندوستان کے سرگرم عالم دین نے عالمی برادری کی خاموشی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ دنیا خاموش ہے، لیکن بہرحال ہر ظلم کی ایک انتہا ہوتی ہے اور ہر ظالم کے اوپر ایک زوال آتا ہے؛ انشاء اللہ ایران کی قوتیں بحول قوہ الٰہی اور چہاردہ معصومین علیہم السلام کی خاص عنایات سے اس ظالم کینسر نما ریاست کو اس دنیا سے نیست و نابود کریں گی۔ آخر میں مولانا مصطفیٰ علی خان نے خدا سے دعا کرتے ہوئے کہا کہ خدا ایران کی حفاظت کرے، عتبات عالیات کی حفاظت کرے اور اسلام و مسلمین و مؤمنین کو کامیابی عطا کرے۔

**بقیہ 21**

آغاز تلاوتِ کلام الٰہی سے ہوا، جس کی سعادت جامعہ باب العلم میرگنڈ بڈگام کے طلبہ نے حاصل کی۔ مکتبۃ الزہراء حسن آباد کی طالبات نے منقبت خوانی کی، جبکہ نظامت کے فرائض حجۃ الاسلام سید محمد حسین صفوی اور حجۃ الاسلام مولوی تنویر حسین نے انجام دیئے۔

خصوصی اشاعت

اس صفحہ پر تمام تر مضامین اور تحریریں آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی دام ظلہ کی شائع کی جا رہی ہیں

آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد یعقوبی دام ظلہ

جمعۃ المبارک 27 جون 2025ء تا جمعرات 03 جولائی 2025ء


یادگار تصویری جھلکیاں

# مرجع عالی قدر آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی کے علماء اور طلباء کے روح پرور اجتماع سے خطاب کی یادگاری تصاویر

مرکز معارف اسلامی

www.maarefislami.com

معارف اسلامی ایک دینی اور ثقافتی مرکز ہے جو پاکستان بھر میں اسلامی و قرآنی تعلیمات کی نشر و اشاعت کی ذمہ داری بطریق احسن انجام دے رہا ہے

@MaarefIslamiOfficial www.maarefislami.com @MaarefIslami

## مستحقین زکوٰۃ کے اوصاف

مسئلہ: اگر انسان کا مال زکوٰۃ والے شہر سے باہر کہیں ہو۔ تو اُس پر جو زکوٰۃ واجب ہو۔ وہ اُسے اپنے شہر کے مستحق افراد کو دے سکتا ہے۔ خواہ اُس مال والے شہر میں بھی مستحقین موجود ہوں۔ اِسی طرح اگر کسی دوسرے شہر کے شخص پر اُس کا قرض ہو۔ تو زکوٰۃ کا حساب اپنے قرض سے کر سکتا ہے۔ جب کہ وہ شخص فقیر ہو۔ اِس میں کسی طرح کا کوئی اِشکال نہیں۔

مسئلہ: اگر فقیہ ولایتِ عامہ کے عنوان سے زکوٰۃ اپنے قبضے میں لے لے، یا خود مالک مال فقیہ کی وکالت میں اُسے اپنے قبضے میں لے لے یا فقیہ کا کوئی وکیل وصول کر لے۔ تو مالک بریُ الذمہ ہوتا ہے۔ اگر چہ اُس کے بعد کوتاہی یا بغیر کوتاہی کے تلف ہو جائے، یا غیر مستحق کو پہنچا دی جائے۔

مسئلہ: زکوٰۃ الگ کر لینے کے باوجود بھی اُس کی ادائیگی میں اتنی تاخیر جائز نہیں کہ اُس کی ادائیگی میں سستی و تقصیر شمار ہو۔ لیکن مستحق یا کسی خاص مستحق کا انتظار کرنا اِس کے زمرے میں نہیں آتا۔ اگر چہ اَحوط ہے کہ مطلقاً جس قدر ہو سکے اُس کی ادائیگی میں جلدی کی جائے۔ اور اگر مستحق کی موجودگی میں زکوٰۃ کی ادائیگی میں تاخیر کے سبب مال ضائع ہو جائے۔ تو مالک اُس کا ضامن ہوتا ہے۔ جیسا کہ پہلے بتایا جا چکا ہے۔

مسئلہ: مال میں سے زکوٰۃ کے اُس حصے کو الگ کرنا جائز ہے کہ جو مستحق کو پہنچانا واجب ہوتا ہے۔ اِس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ ایسا کرنے سے باقی مال حلال اور اُس میں تصرف کرنا جائز ہو جاتا ہے۔ اِسی طرح اگر اُس کی غفلت اور کوتاہی کے بغیر تلف ہو جائے۔ تو وہ اُس کا ضامن نہیں ٹھہرتا۔ چاہے ساری زکوٰۃ تلف ہو جائے، یا اُس کا کچھ حصہ۔ بخلاف اِس کے کہ اگر اُس میں سے زکوٰۃ کی مقدار کے برابر مال الگ نہ کیا جائے۔ جیسا کہ نیچے مسئلہ میں اِس کا بیان آ رہا ہے۔ لیکن الگ کرنے سے اُس کا ذمہ اُسی صورت میں بری ہوگا کہ جب مستحق اُسے وصول کر لے۔ یا وہ اُس کی کوتاہی کے سبب ضائع نہ ہو۔ مستحق کے وصول کرنے سے مراد یہ ہے کہ چاہے وہ خود وصول کرے، یا اُس کا وکیل، یا اُس کا ولیٔ خاص، یا اُس کا ولی عام یعنی مرجع تقلید۔ یا مالک مستحق یا فقیہ کی وکالت میں اُسے خود ہی وصول کر لے۔ اور اُس پر واجب ہے کہ جس کی وکالت میں اُسے وصول کیا ہو۔ اُس کے حوالہ بھی کرے۔

مسئلہ: اگر مال سے زکوٰۃ کی مقدار الگ نہ کی جائے۔ تو پورے مال میں تصرف کرنا جائز نہیں ہے۔ نہ نقل معاملہ جیسے فروخت کرنا، اور نہ ہی نقل مکانی، جیسے اُسے ساتھ لے کر سفر کرنا۔ کیونکہ اِس سے زکوٰۃ والے حصے میں بلا اِذن تصرف کرنا لازم آتا ہے۔ اگر اُس مال میں سے زکوٰۃ کی مقدار الگ کرنے سے پہلے وہ ضائع ہو جائے۔ اور اِس میں اُس کی کوتاہی اور جان بوجھ کر لاپرواہی کرنا شامل ہو۔ تو اُس پر بقیہ مال سے پوری زکوٰۃ ادا کرنا واجب ہے۔ اور وہ مال باقی نہ ہو۔ تو کسی اور مال سے دے۔ اور اگر زکوٰۃ کے تلف میں اُس کی کوتاہی شامل نہ ہو۔ تو جس قدر زکوٰۃ کا مال ضائع ہو۔ وہ اُس سے ساقط ہو جاتا ہے۔ واضح ہونا چاہیے کہ زکوٰۃ کی ادائیگی میں اِس قدر تاخیر کرنا کہ لاپرواہی شمار ہو، بلکہ بلا عذر زکوٰۃ کی ادائیگی میں سستی کرنا کوتاہی شمار ہوتی ہے۔ (جس کی بنا پر انسان زکوٰۃ کا ضامن ہوتا ہے۔ اور وہ اُسے ادا کرنا پڑتی ہے۔)

مسئلہ: اگر کوئی شخص اپنے مال کی زکوٰۃ دینے یا الگ کرنے سے پہلے اُس میں کسی طرح کے لین دین کا تصرف کرے جیسے اُس کی فروخت کر دے۔ تو زکوٰۃ کی مقدار کے برابر حصہ کا معاہدہ باطل ہو جائے گا۔ لہذا وہ حصہ پہنچانا واجب ہوگا۔ چاہے فروخت کرنے والا دے، یا بیچنے والا۔ اور بیچنے والا زکوٰۃ کے برابر مال کی قیمت کا مالک نہیں بنتا۔ ہاں! خریدار یا جسے وہ مال ہبہ کیا گیا ہو۔ اُن کے لیے زکوٰۃ کے مال میں تصرف کرنا جائز ہوتا ہے۔ کیونکہ جو ممانعت ہے کہ وہ زکوٰۃ کی مقدار سے متعلق ہے، نہ کہ پورے مال کے بارے میں ہے۔ اور اُس کی ادائیگی اُس کے ہاتھ سے ہونا بھی غیر معلوم ہے۔

مسئلہ: زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے ادا کرنا جائز نہیں ہے۔ ہاں! یہ جائز ہے کہ کوئی شخص زکوٰۃ واجب ہونے سے پہلے فقیر کو قرض حسنہ دے۔ اور جب زکوٰۃ واجب ہو جائے۔ تو اُس دیے ہوئے قرض پر زکوٰۃ کی نیت کر لے۔ بشرطیکہ جسے قرض دیا ہو۔ وہ صفتِ اِستحقاق پہ باقی رہے۔ اور نصاب بھی صفتِ وجوب پہ ہو۔ جیسا کہ اُس کے لیے یہ بھی جائز ہے کہ اُسے زکوٰۃ شمار نہ کرے۔ بلکہ کسی دوسرے مستحق کو دے دے۔ اور سابقہ فقیر کو دیا ہوا قرض اُس کے ذمہ باقی رہے۔ اگر انسان کسی کو قرض دے اور قرض خواہ کے ہاتھوں میں آنے کے بعد اُس میں کوئی متصل اضافہ ہو جائے۔ تو وہ اُسی کا ہے۔ مالک کا نہیں۔ اِسی طرح اُس کا نقصان بھی قرض خواہ کے ذمہ ہے، قرض دار کے نہیں۔ اور قرض اَصلی میں کسی نقصان سے پہلے پورے قرض سے بھی زکوٰۃ کا حساب کیا جا سکتا ہے۔ یہاں قرض دینا ضروری نہیں۔ تا کہ اُسے زکوٰۃ کے عنوان میں شمار کیا جائے۔ بلکہ یہ کسی بھی قرض میں ممکن ہے۔ بشرطیکہ اُس میں باقی شرطیں بھی موجود ہوں۔

مسئلہ: اگر الگ کی ہوئی زکوٰۃ تلف ہو، یا اَصل نصاب ہی ضائع ہو جائے۔ اگر یہ ضیاع و اِتلاف ایسی تاخیر کی صورت میں نہ ہو۔ جو ضامن ہونے کا موجب بنتی ہوں۔ تو اِس صورت میں نقصان کا ذمہ دار تلف کرنے والا ہوگا۔ نہ کہ مالک۔ لیکن اگر اُسکی ادائیگی میں ایسی تاخیر نہ ہو۔ تو وہ دونوں ضامن ہوں گے اور حاکمِ شرع اُن دونوں میں سے جس سے چاہے مطالبہ کر سکتا ہے۔ لہذا اگر وہ مالک سے مطالبہ کرے۔ تو وہ آگے تلف کرنے سے اُس کا مطالبہ کر سکتا ہے۔ لیکن اگر حاکم شرع تلف کرنے والے سے مطالبہ کرے۔ تو وہ مالک سے اُس کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

مسئلہ: زکوٰۃ دینا عبادت ہے۔ اِس لیے یہ قربت کی نیت، تعیین اور عبادت کے صحیح ہونے کی دوسری شرائط کے بغیر صحیح نہیں ہوتی۔ اگر کوئی شخص قصدِ قربت بغیر زکوٰۃ دے۔ تو وہ باطل ہوگی۔ اور مالک کی ملکیت پر برقرار رہے گی۔ البتہ یہاں بھی باقی موارد کی مانند نیتِ ارتکازی کافی ہوتی ہے۔ اور مستحق کے مال وصول کر لینے کے بعد بھی نیت کرنا کافی ہوتی ہے۔ جبکہ عینِ مال باقی ہو۔ لہذا اگر مال زکوٰۃ وصول کرنے والے کی ضمان میں آنے سے پہلے ہی تلف ہو جائے۔ تو دوبارہ ادا کرنا واجب ہوتی ہے۔ اور اگر اُس کی ضمان میں آنے کے بعد تلف ہو۔ تو اُس میں مافی الذمہ زکوٰۃ کی نیت کی جا سکتی ہے۔ جب کہ زکوٰۃ لینے والا الشرائطِ اِستحقاق پر باقی ہو۔ اور یہ بھی جائز ہے کہ اُس مال کو اُس فقیر پر قرض کی صورت میں باقی رہنے دیا جائے۔ اور زکوٰۃ کسی اور فقیر کو دے دی جائے۔

مسئلہ: زکوٰۃ ادا کرنے کے لیے مالک کا کسی دوسرے شخص کو اپنا وکیل مقرر کرنا بھی جائز ہے۔ لہذا وکیل فقیر کو زکوٰۃ دیتے یہ نیت کرے گا کہ اُسے فلاں شخص کی طرف سے زکوٰۃ دے رہا ہے۔ جیسا کہ فقیر تک زکوٰۃ پہنچانے میں بھی کسی کو وکیل بنانا جائز ہے۔ لہذا جب مالک وکیل کو یا وکیل فقیر کو مال دے۔ تو مالک قربت اور دیے ہوئے مال میں زکوٰۃ کی نیت کرے گا۔ اَحوط یہ ہے کہ وہ مال زکوٰۃ وکیل کے حوالہ کرنے سے لے کر فقیر کے پاس پہنچنے تک اپنی نیت جاری رکھے۔ یعنی اِس دوران اپنی نیت میں کسی قسم کا ردوبدل نہ کرے۔

مسئلہ: فقیر کے لیے جائز ہے کہ کسی شخص کو اپنی طرف سے کسی دوسرے معین شخص سے زکوٰۃ وصول کرنے میں اپنا وکیل بنائے۔ یا اُسے مطلقاً اپنی طرف سے زکوٰۃ وصول کرنے کی ذمہ داری سونپ دے۔ اِس طرح کہ اُس کا وصول کرنا موردِ قبض کو شامل ہو۔ اور وکیل تک پہنچا دینے سے مالک کا ذمہ بری ہو جائے۔ خواہ اُس کے پاس ہی تلف ہو جائے۔ (اور مستحق تک نہ پہنچے۔)

مسئلہ: اَقویٰ ہے کہ امام عصر **عجل اللہ فرجہ الشریف** کی غیبت کے زمانے میں زکوٰۃ جامع الشرائط فقیہ تک پہنچانا واجب نہیں۔ اگر چہ اَحوط اور افضل ہے۔ لیکن اگر وہ بہ صورتِ اِیجاب زکوٰۃ کا مطالبہ کرے۔ یعنی اُس کی نظر میں کوئی ایسا مصرف ہو۔ جس پر زکوٰۃ لگانا واجب ہو۔ تو اُسکے مقلدین پر واجب ہے کہ زکوٰۃ اُس مرجع تک پہنچائیں۔ بلکہ اَحوط کی بنا پر اُس کے مقلدین کے علاوہ افراد پہ بھی زکوٰۃ اُس مرجع تک پہنچانا واجب ہے۔

مسئلہ: اگر کسی کا وقتِ وفات قریب ہو۔ تو ممکنہ صورت میں اُس پر واجب ہے کہ اپنے اوپر عائد ہونے والی زکوٰۃ، خمس اور دیگر حقوق شرعیہ کی ادئیگی کی وصیت کرے۔ اور اگر اُس کا وارث مستحق ہو۔ تو وصیت کرنے والے کے لیے اُس مستحق وارث کو ملنے والے مال میں زکوٰۃ اور دیگر حقوق شرعیہ کی نیت کرنا جائز ہے۔ اگر چہ وہ میت کی زندگی میں اُس کے واجب النفقہ افراد میں سے ہو۔

مسئلہ: اَحوطِ مستحب ہے کہ فقیر کو چاندی کی جو زکوٰۃ دی جائے۔ وہ اُس مقدار سے کم نہ ہو کہ جو اُس کے پہلے نصاب میں واجب ہوتی ہے۔ وہ پانچ درہم ہے۔ اور ایک درہم 2.415gm کے برابر ہوتا ہے۔ اِس طرح پانچ درہم 12.075gm بنتے ہیں۔ اُس کی قیمت مارکیٹ ریٹ سے معلوم کی جا سکتی ہے۔ اِسی طرح سونے میں بھی فقیر کو دی جانے والی زکوٰۃ اُس کے پہلے نصاب سے کم نہ ہو۔ جو کہ آدھا دینار بنتا ہے۔

مسئلہ: جو شخص زکوٰۃ وصول کرے اُس کے لیے مستحب ہے کہ مال کے مالک کے حق میں دعا کرے۔ چاہے وصول کرنے والا فقیہ ہو، یا اُس کا وکیل، یا عامل، یا فقیر۔ بلکہ آخری کے علاوہ سب کے لیے اَحوط ہے کہ وہ زکوٰۃ وصول کرتے وقت مالک کے لیے دعا کریں۔

مسئلہ: مستحب ہے کہ جو لوگ باقی مستحقین کی نسبت زیادہ فضیلت (علم وتقویٰ) کے حامل ہوں۔ اُنہیں خصوصی طور باقیوں کے مقابلے میں زیادہ حصہ دیا جائے۔ اور جو ہاتھ نہ پھیلاتے ہوں اُنہیں مانگنے والوں پر مقدم کیا جائے۔ مویشیوں کی زکوٰۃ عزت دار اور سفید پوش مستحقین پر صرف کی جائے۔ جب کہ سونا، چاندی اور غلات کی زکوٰۃ مانگنے اور مطالبہ کرنے والے نچلے طبقہ کے فقراء کو دی جائے۔ بعض اَوقات یہ مرجحات کچھ ایسے اُمور سے بھی ٹکرا جاتے ہیں۔ جو اِن کے مقابلے میں زیادہ اور ترجیح کے حامل ہوتے ہیں۔

مسئلہ: انسان جو مال واجب یا مستحب صدقہ میں دے۔ اُس پر اُسے دوبارہ اپنی ملکیت میں لینا مکروہ ہے۔ چاہے مفت لے یا قیمت ادا کر کے، بیع ہو یا کوئی اور معاملہ جیسے اُسے اپنے پاس محفوظ رکھنے کی اُجرت لینا۔ ہاں! اگر فقیر خود ہی اُس کی قیمت لگوا کر اُسے فروخت کرنا چاہے۔ تو مالک اُسے خریدنے کا زیادہ حق رکھتا ہے۔ اور اِس میں کراہت نہیں ہے۔ جیسا کہ اُسے اپنی ملکیت پر باقی رکھنے میں بھی کسی قسم کی کراہت نہیں ہے۔ کہ جب وہ کسی قہری سبب جیسے میراث وغیرہ سے اُس کی ملکیت میں آئی ہو۔ اور اگر وہ فقیر سے اُس چیز کو تبدیل کرنے یا اُسے کلی قیمت کا مصداق بنانا چاہے۔ تو اُس میں بھی کوئی حرج نہیں ہے۔

## ایسا خیرخواہ جو دھوکہ نہیں دیتا

مولا علی علیہ السلام اپنے ایک خطبے میں ارشاد فرماتے ہیں: جان لو کہ یہ قرآن ایسا خیر خواہ جو دھوکہ نہیں دیتا، ایسا راہنما ہے جو راستے سے نہیں بھٹکتا اور ایسا بولنے والا ہے جو غلط بیانی نہیں کرتا۔ جو بھی اس کے ساتھ اپنا وقت گزارے گا تو میں کمی یا زیادتی ضرور ہوگی۔ (یعنی اس کی ہدایت میں اضافہ ہوگا اور اس کی گمراہی میں کمی ہوگی۔)

جان لو کہ قرآن کے بعد کسی کی احتیاج باقی نہیں رہتی اور اس سے پہلے کوئی اس سے بے نیاز نہ تھا۔ لہذا تم اس بیماریوں کی شفا حاصل کرو اور اپنی سختیوں کے بارے میں اس سے مدد حاصل کرو۔ اس میں سب سے بڑی بیماریوں کفر ونفاق اور کجی وگمراہی کی شفا موجود ہے۔

لہذا تم خدا کو اس کا واسطہ دے کر سوال کرو اور اس کی محبت کے ذریعے خدا کا قرب حاصل کرو۔ اور اسے اس کی مخلوق کے قریب ہونے کا ذریعہ نہ بناؤ۔ اور جیسا اس کے ذریعے خدا کا قرب حاصل کرنا ممکن ہے ویسا کسی دوسرے چیز کے ذریعے ممکن نہیں۔ جان لو کہ یہ ایسا شفاعت کرنے والا ہے جس کی شفاعت قبول ہوگی اور ایسے بولنے والا ہے۔ جس کی بات کی تصدیق کی جائے گی۔ بلاشبہ روز قیامت قرآن جس کی شفاعت کرے گا، قبول ہوگی اور جس کے بارے میں بات کرے گا مانی جائے گی۔

قیامت کے دن ایک منادی نداء دے گا: (ہر کوئی اپنے کیے ہوئے عمل اور اپنی بوئی ہوئی فصل کا انجام دیکھ رہا ہے۔ سوائے ان کے کہ جنہوں نے قرآن کی کھیتی کاشت کی۔) تو تم بھی قرآن کی فصل بونے والے اور اس کی اتباع کرنے والے بن جاؤ۔ اس کے ذریعے اپنے رب کی معرفت حاصل کرو۔ اسے اپنا خیر خواہ بناؤ۔ اپنی آراء کو اس پر پرکھو اور اپنی خواہشات کو اس کے میزان میں تولو۔

اہل بیت اطہارؑ قرآن کی تلاوت کو اور اسے زندگی کا معمول کا بے حد اہتمام کرتے تھے۔ یہاں تک کہ امام علی زین العابدین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا: "اگر مشرق ومغرب کے مابین سب چیزیں ہلاک ہو جائیں اور میرے پاس صرف قرآن ہو، تو بھی مجھے ہرگز تنہائی محسوس نہ ہوگی۔"

اللہ تعالی نے رسول خدا ﷺ کو قرآن کی تلاوت کا حکم دیا۔ تو آپؐ نے نا صرف یہ کہ اسے نافلہ وفریضہ نمازوں میں اور اس کے علاوہ تلاوت کیا، بلکہ آپؐ نے حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا کہ وہ آپؐ کو قرآن پڑھ کر سنائیں۔

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہؐ! یہ کلام آپؐ پر نازل ہوا ہے اور آپؐ اسے مجھ سے سننا چاہتے ہیں؟! تو آپؐ نے فرمایا: میں چاہتا ہوں کہ اسے تمہاری زبان سے سنوں۔

چنانچہ جناب عبداللہ بن مسعودؓ تلاوت کرتے اور رسول اللہ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے۔ رسول خدا ﷺ ایسا اس لیے کرتے تھے تا کہ آپؐ کے وجود پاک کا ہر ہر عضو قرآن سے فیض یاب ہو۔ نیز آپؐ جانتے تھے کہ جسم کے ہر حصے کو ایک خاص طریقے سے معرفت حاصل ہوتی ہے اس لیے آپؐ یہ طریقہ اختیار فرماتے تا کہ آپؐ کے پاس معرفت کے تمام اسباب جمع ہو جائیں۔ جیسا کہ ایک دوسری حدیث میں آیا ہے کہ جس کے حواس خمسہ میں سے کوئی حس ختم ہو گئی تو وہ (اس سے متعلقہ) علم سے محروم ہو گیا۔ پس آپؐ جناب عبداللہ بن مسعودؓ کی تلاوت سن کر اپنے وجود سے قرآن کے ساتھ مشغول ہو جاتے۔ اسی لیے بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ قرآن کی تلاوت اس قدر اونچی ہونی چاہیے تا کہ آسانی کے ساتھ سنی جا سکے۔

## الحوزة وقضایا الشباب

تالیف۔ مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ محمد الیعقوبي (دام ظلہ)

الحوزۃ وقضایا الشباب ایک پاکٹ سائز کتاب ہے جس کا دوسرا ایڈیشن امام مہدی سنٹر فار اسلامک اسٹڈیز نے 2004 میں شائع کیا۔ یہ دینی مدرسہ کے زیر اہتمام تیز رفتار کورسز میں داخلہ لیں، اپنی تبلیغی شخصیتوں کی تعمیر کریں اور یونیورسٹی کے حلقوں اور اردگرد کے ماحول میں جس میں وہ رہتے

کتاب مرجع عالیقدر آیت اللہ العظمیٰ محمد الیعقوبي (دام ظلہ) کی ایک تقریر کا متن ہے اس کتاب میں انہوں نے بعض نوجوانوں میں منحرف مظاہر اور برے خصلتوں کو دور کیا، اور ان کے لیے حقیقت پسندانہ حل تجویز کیا۔ انہوں نے طلباء پر زور دیا کہ وہ نجف اشرف میں موسم گرما کی تعطیلات کے دوران ہیں رہنمائی اور راستبازی کا مینار بنیں۔ اس کتاب میں طلبا کو حقیقی طور پر دین اسلام کا شعور بیدار کرنے کیلئے راغب کیا گیا۔ اس کتاب نے طلبا کیلئے بہت سی آسانیاں پیدا کیں۔ مرجع عالیقدر کی کتابیں بے شک نوجوان نسل بالخصوص طلباء کیلئے مشعل راہ کی حیثیت رکھتی ہیں۔

## عالم کا اپنے معاشرے سے جدا رہنا

عالم کے اپنے معاشرے سے جدا اور الگ تھلگ رہنے کو اس کی قساوت قلبی کے علاوہ کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ اس کے معاشرے سے منقطع رہنے سے بہت بڑا روحانی انخلا پیدا ہوتا ہے جسے وہ لوگوں کے مصائب وآلام کا احساس نہ کرنے کی وجہ سے نہیں سمجھ سکتا۔

### صنعت پروردگار

جب خداوند متعال یہ چاہتا کہ وہ کسی فرد یا معاشرے کو بشریت کی قیادت اور اس کی اصلاح کے لیے منتخب کرے تو وہ اس فرد یا معاشرے کو کچھ باتوں میں آزماتا ہے، پس اگر وہ ان امتحانات میں کامیابی حاصل کر لیں اور خدا کے معیار پر پورے اتریں تو وہ انہیں اپنی رحمت کے دو حصے عطا کرتا ہے اور انہیں ان کی کامیابی کے مطابق مرتبہ عطا کرتا ہے۔ اور اگر وہ ان آزمائشوں میں صبر کا دامن ہاتھ چھوڑ دے، کوتاہی وغفلت کا مظاہرہ کرے اور ڈھیلا پڑ جائے تو اللہ تعالی اسے اور امتحانات میں ڈال دیتا ہے۔ مثلاً کبھی ضروری ہوتا ہے کہ مصلح وقائد گوشہ نشینی میں رہے اور اصلاح نفس میں مشغول رہے۔ لہذا وہ شخص مصلحت ایزدی کے تحت لوگوں سے دور ہوتا ہے اور بالفرض وہ خود لوگوں سے دور نہ رہ سکے تو خداوند عالم ایک خاص عرصے تک کے لیے اسے زندان وقید خانے میں رہنے کی سختیوں سے آزماتا ہے، تاکہ اس سے مطلوبہ ثمرات ونتائج لیے جا سکیں۔

### گوشہ نشینی کا صحیح مفہوم

جس گوشہ نشینی کا لوگوں کو فتنوں کے ظہور کے وقت اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے، وہ مادیت کے خاطر کی جانے والی گوشہ نشینی سے ہٹ کر ہے۔ جو شخص کتاب خدا اور سنت معصومین کا عالم ہوتا ہے وہ ہر چیز کو اس کے موقع محل پر رکھتا ہے اور ان میں اختلاط نہیں ہونے دیتا اور نہ ہی اسے ان کے متعلق کوئی شبہ ہوتا ہے۔ اور جو شخص سیرت ائمہؑ سے آشنا ہوتا ہے وہ ایسے ایسے حوادث ومشکلات کا مقابلہ آسانی کے ساتھ کر لیتا ہے کہ جن کا سامنا کرنے کے لیے کسی بابصیرت قائد کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔

### مبلغ، افراط وتفریط کے مابین

ضروری ہے کہ حوزے علماء وطلباء بھی معاشرے کی جانب حرکت کریں اور اپنی فرصت کے کچھ لمحات اس کے لیے وقف کریں۔ لیکن اس قدر زیادہ بھی معاشرے کے قریب نہ رہے کہ افراط کا شکار ہو جائے اور ہلاکت میں پڑ جائے، اور اسی طرح نہ ہی معاشرے سے اتنا دور ہو جائے کہ اپنے فریضے کی ادائیگی میں کوتاہی وتفریط کا مرتکب ہو جائے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ علماء سے یہ عہد لیا گیا ہے کہ وہ ظالم کے ظلم اور مظلوم کی مظلومیت پر خاموش نہ رہیں۔ جیسا کہ امیر المومنین علیہ السلام کے خطبہ شقشقیہ میں آیا ہے۔ اور اسے اس بات کا منتظر نہیں رہنا چاہیے کہ خود معاشرہ چل کر اس کے پاس آئے گا۔ یہ بات اس فرمان الٰہی سے بھی جا سکتی ہے: وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُونَ لِيَنْفِرُوا كَافَّةً ۚ فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ وَلِيُنْذِرُوا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُونَ ﴿١٢٢﴾ اور یہ تو نہیں ہو سکتا کہ تمام اہلِ ایمان نکل کھڑے ہوں تو ایسا کیوں نہیں ہو سکتا۔ کہ ہر جماعت میں سے کچھ لوگ نکل آئیں تا کہ وہ دین میں تفقہ (دین کی سمجھ بوجھ) حاصل کریں اور جب (تعلیم وتربیت کے بعد) اپنی قوم کے پاس لوٹ کر آئیں۔ تو اسے (جہالت بے ایمانی اور بدعملی کے نتائج سے) ڈرائیں تا کہ وہ ڈریں۔" (التوبہ)

پس علماء ہی ہوتے ہیں جو اپنی قوم کو تنبیہ کرتے ہیں اور اس کی اصلاح کا اقدام کرتے ہیں، اور اس بات کا انتظار نہیں کرتے کہ قوم ان کے پاس آئے گی اور ان سے راہنمائی لے گی۔ یعنی علماء حقہ ہمیشہ اپنے معاشرے سے مربوط رہتے ہیں اور اس کی بہتری کے لیے کچھ نہ کچھ کرتے رہتے ہیں اور اس سے کٹ کر نہیں رہتے۔ واضح رہے کہ بعض احادیث میں لوگوں سے جدا ہو کر گوشہ نشینی اختیار کرنے کی ترغیب وارد ہوئی ہے، اس کا مطلب میں پکا گھر میں ہی بیٹھ جانا نہیں، بلکہ اس سے مراد برے معاشرے کی برائیوں میں حصہ دار بننے سے گریز کرنا، اس کے ساتھ نہ چلنا اور اس کے انحرافات سے بے زاری کا اظہار کرنا ہے۔ اور یہ وہ سنت الٰہیہ ہے جس کی تاکید قرآن حکیم میں اس طرح وارد ہوئی ہے: لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ ﴿٦﴾ "تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔" (الکافرون)

### لوگوں کے اجتماع کے محاسن

اسلام اجتماع واتحاد کا دین ہے اور اس کے مظاہر بہت سے ہیں، جیسے: حج، نماز جماعت، نماز جمعہ اور نماز عیدین وغیرہ۔ جیسا کہ ماہ رمضان کے وداع سے متعلقہ امام علی زین العابدین علیہ السلام کی دعا میں آیا ہے: الذی جعلته...لاهل ملتك مجمعاً ومحتشداً "اے وہ ذات کہ جس نے اسے اپنے اہل ملت کے جمع اور اکٹھے ہونے کا دن قرار دیا۔"

حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے ایک روایت میں نقل ہوا ہے کہ آپؑ نے فرمایا: انما جعل یوم الفطر العید لیکون للمسلمین مجتمعا یجتمعون فیه ویبرزون لله عزوجل فیمجدونه علی ما من علیهم، فیکون یوم عید ویوم اجتماع "روز فطر کو اس لیے عید کا دن قرار دیا گیا ہے تا کہ یہ مسلمانوں کے اکٹھے ہونے کا دن ہو اور وہ اس میں اکٹھے ہو کر اپنے گھروں سے باہر آئیں اور اس کے فضل واحسان پر اس کی حمد بجا لائیں اور یہ دن ان کے لیے خوشی اور آپس میں مل بیٹھنے کا دن ہو جائے۔"

یہ دین ہمیں سبق دیتا ہے کہ ہم ایک ثمر آور زندگی گزاریں اور اس میں ایک ایسی نیک امت کی بنا رکھیں کہ جو تمام انسانوں کے حالات سے باخبر ہو۔ کیونکہ بہت سے امور ایسے ہوتے ہیں کہ وہ باہمی ربط کے بغیر انجام نہیں پاتے، جیسے امر بالمعروف ونہی عن المنکر، معاشرے کی اصلاح اور احکام دین کی تعلیم وغیرہ۔ علاوہ ازیں امورِ دنیا کو چھوڑ کر رہبانیت اختیار کرنے سے نہی بھی کی گئی ہے۔ مثلاً رسول خدا ﷺ کا فرمان ہے: "میری امت میں رہبانیت نہیں ہے۔" اور اسی طرح جب حضرت عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ نے ترک دنیا اختیار کرنا چاہی تو آپؐ نے ان سے اس کے معنی کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا: ان ترہب امتی الجلوس فی المساجد انتظار للصلاۃ "رہبانیت یہ ہے کہ میری مسجد میں بیٹھ کر نماز کے وقت کا انتظار کرے۔"

اس حدیث میں رہبانیت کو اس کے رائج معنی سے ہٹ کر جمع ہونے اور اکٹھے ہونے کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔

### فکر کے منتشر ہونے کی وجوہات

جب انسان کی فکر باطل وبے فائدہ باتوں میں منتشر ہوتی ہے تو وہ خداوند متعال سے کاملاً مربوط نہیں ہو سکتا اور نہ اس کے ذکر میں انس ولذت پا سکتا ہے۔ حضرت علی امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپؑ نے فرمایا: من انفرد عن الناس انس باللہ سبحانہ "جو شخص لوگوں سے الگ رہتا ہے وہ خداوند سبحان سے مانوس ہو جاتا ہے۔" ایک اور روایت میں آیا ہے: الانفراد راحۃ المتعبدین "تنہائی عبادت گزاروں کی راحت ہے۔" حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے: لوذقت حلاوۃ الوحدۃ لاستوحشت من نفسک "اگر تو تنہائی کی مٹھاس کو پا لے تو اپنے آپ سے بھی وحشت محسوس کرے گا۔" حکیم لقمان کا قول ہے: ان طول الوحدۃ افہم للفکرۃ، وطول الفکرۃ دلیل علی طریق الجنۃ "بے شک لمبی تنہائی سے رائے کے سمجھنے کے لیے زیادہ مناسب ہوتی ہے۔ اور لمبی فکر جنت کے راستے راہنمائی کرنے والی ہوتی ہے۔" اسی لیے ان فضول گوئی کی محفلیں قرب الٰہی سے محرومیت کا سبب بنتی ہیں۔ جیسا کہ امام علی زین العابدین علیہ السلام کی دعا میں آیا ہے:

اولعلك فقدتنی من مجالس العلماء فخذلتنی اولعلك رایتنی فی الغافلین فمن رحمتك آیستنی، اولعلك رائیتنی آلف مجالس البطالین فبینی وبینهم خلتنی

"شاید تو نے مجھے علماء کی صحبت سے غائب پایا اس لیے تو مجھے رسوا کیا، یا تو نے مجھے غافلین میں سے دیکھا لہذا مجھے اپنی رحمت سے مایوس کر دیا، یا پھر تو نے مجھے اہل باطل کی محفلوں کا دلدادہ پایا اسی لیے تو مجھے ان کا دوست بنایا۔"

ایک دفعہ امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے حضرت ہشام بن حکمؒ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا:

الصبر علی الوحدة علامة قوه العقل، فمن عقل عن الله اعتزل اهل الدنیا والراغبین فیها ورغب فی ماعند الله، وکان الله انیسه فی الوحشة، وصاحبه فی الوحدة، وغناه فی العیلة ومعزه من غیر عشیرة

"تنہائی پر صابر وثابت قدم رہنا عقل کی مضبوطی کی علامت ہے۔ پس جو خدا کی جانب سے عقل وسمجھ حاصل کرتا ہے وہ اہل دنیا اور اس میں رغبت رکھے والوں سے کٹ کر خدا کے یہاں موجود اس کے اجر وثواب میں رغبت رکھتا ہے۔ تو اللہ تعالی اس کی وحشت میں مونس، اس کی تنہائی میں اس ساتھی، اس کی تنگی میں عطا کرنے اور اسے خاندان والوں کے بغیر عزت دینے والا ہوتا ہے۔"

# ہم سب ایک مورچہ میں ہیں اور دشمن بھی ایک ہے، شیخ ناصری

## ایران تنہا نہیں، اسلامی خودمختاری کا نشان ہے، شہنشاہ نقوی، رمضان توقیر، ناظر تقوی، خورشید جوادی، سبطین سبزواری اور دیگر کا غدیر کانفرنس سے خطاب

کراچی (بیورورپورٹ) نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) و سربراہ شوریٰ علمائے جعفریہ پاکستان، علامہ شیخ ہادی حسین ناصری کی میزبانی میں علمائے کرام کا عظیم الشان اجتماع بہ عناوین "غدیر کانفرنس" اور "ولایت کی روشنی میں مرجعیت کا تصور" کراچی میں منعقد ہوا جس میں پاکستان کے معروف و ہر دلعزیز خطیب علامہ شہنشاہ حسین نقوی (شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی ایڈیشنل سیکرٹری علامہ سید ناظر عباس تقوی، شیعہ علماء کونسل پاکستان کے نائب صدور علامہ سید سبطین حیدر سبزواری، علامہ محمد رمضان توقیر اور علامہ شیخ خورشید جوادی نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے نمائندہ آیت اللہ العظمیٰ شیخ محمد الیعقوبی (دام ظلہ) و سربراہ شوریٰ علمائے جعفریہ پاکستان، علامہ شیخ ہادی حسین ناصری کا کہنا تھا کہ جب میدانِ حق و باطل قائم ہو جائے تو خاموشی کوئی آپشن نہیں ہوتا۔ ہم سب ایک مورچے میں ہیں اور ہم سب کا دشمن بھی ایک ہے۔ علمائے کرام میدان سے باہر نہیں، بلکہ اس کے اولین سپاہی ہیں۔ (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 12)

آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای (دام ظلہ)

# کسی جارحیت کے آگے نہیں جھکیں گے، آیت اللہ خامنہ ای

## تاریخ ایرانی قوم پر شاہد ہے کہ ایرانی لوگوں کو شکست نہیں دی جا سکتی، لیکن آج تک ہم نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا

تہران (فارن ڈیسک) ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای نے دو ٹوک الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ کسی جارحیت کے آگے نہیں جھکیں گے، نہ پہلے جھکے تھے نہ اب جھکیں گے، تاریخ ایرانی قوم پر شاہد ہے کہ ایرانی لوگوں کو شکست نہیں دی جا سکتی، لیکن آج تک ہم نے کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ یاد رہے ایران نے شام کے بعد قطر کے دارالحکومت دوحہ اور عراق میں امریکی فوجی اڈوں پر بیلسٹک میزائل داغ دیے تھے، دوحہ میں دھماکوں کی آوازیں سنی گئی تھیں، بتایا گیا ہے کہ ایران کی جانب سے قطر میں امریکی فوجی اڈوں پر 6 میزائل داغے گئے ہیں۔ فضا میں شعلے بلند ہوتے بھی دکھائی دیے، امریکا العدید ایئربیس پہلے ہی خالی کر چکا ہے، ایرانی حملوں کے پیش نظر قطر اپنی فضائی حدود بند کر چکا ہے، قطری حکومت نے متعدد سکولوں کو بھی بند رکھنے کا حکم دیا ہے۔ ایران کے سپریم لیڈر سید علی خامنہ ای نے اپنے ایک بیان میں کہا ہے کہ ہم نے کسی پر حملہ نہیں کیا لیکن ہم کسی قسم کا حملہ برداشت نہیں کریں گے۔ قطر میں امریکی (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 13)

سیکرٹری جنرل حزب اللہ لبنان

# ایران حق پر ہے اس لیے ضرور فتحیاب ہوگا، شیخ نعیم قاسم

## ایران کی قیادت ایک ولی فقیہ کر رہے ہیں، جو بہادر ہیں اور اپنے ملک کو طاقت ور اور باوقار بنانے کے لیے پُرعزم ہیں

بیروت (فارن ڈیسک) مزاحمتی تنظیم حزب اللہ کے سیکریٹری جنرل شیخ نعیم قاسم نے کہا ہے کہ ایران، اسرائیل اور امریکا کی جارحیت کے خلاف فاتح بن کر ابھرے گا۔ ایران کے خبر رساں ادارے مہر نیوز کی رپورٹ کے مطابق لبنانی میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے شیخ نعیم قاسم نے پیر کے روز کہا کہ چونکہ ایران حق پر ہے اور اس پر حملہ کیا جا رہا ہے، اس لیے وہ ضرور فتح یاب ہوگا۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایران کی قیادت ایک ولی فقیہ کر رہے ہیں، جو بہادر ہیں اور اپنے ملک کو طاقت ور اور باوقار بنانے کے لیے پُرعزم ہیں۔ شیخ نعیم قاسم نے خبردار کیا کہ اگر اسلامی انقلاب کے رہبر، جو کہ اسلامی دنیا میں مشہور اور قابلِ احترام ہیں، کو جارح قوتوں نے نشانہ بنایا، تو اس کے پوری دنیا پر سنگین اثرات ہوں گے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ایرانی قوم اپنے رہبر کے پیچھے متحد ہے اور خبردار کیا کہ جارحیت کا سلسلہ جاری رہا تو اس کے عالمی سطح پر اثرات مرتب ہوں گے۔

سربراہ تحریک بیداری امت مصطفیٰ

# پاکستان کے خائن، ٹرمپ کو نوبل انعام دلوانا چاہتے ہیں، جواد نقوی

## غزہ اور فلسطین کیلئے ہم نے کچھ بھی نہیں کیا اب وقت ہے کہ ہم اُن کی بھرپور آواز بنیں

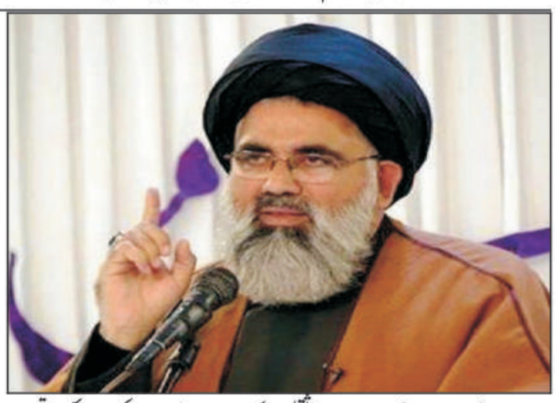

لاہور (بیورورپورٹ) جامعہ عروۃ الوثقیٰ کے سرپرستِ اعلیٰ علامہ سید جواد نقوی نے کہا ہے کہ اس دور میں یزید کی اولاد بھی باقی ہے پاکستان میں ایسے پست تر لوگ بھی موجود ہیں جو یزید کو امیر المومنین کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کے خائن ٹرمپ کو نوبل انعام دلوانا چاہتے ہیں اور آج نوبل انعام کیلئے ٹرمپ کا نام تجویز کرتے ہیں یہ دنیا کے غلط ترین لوگ ہیں۔ ایسا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ حقیقت میں اتنی پستی پاکستان میں آ جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ تو معلوم تھا کہ پاکستان میں سیاستدان اچھے نہیں ہیں اور اُسی گندگی میں جو کوئی بھی شامل ہوتا ہے وہ بھی گندہ ہی ہو جاتا ہے۔ تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا کہ صورتحال اس طرح ہو جائے گی کہ مسلمانوں کی کھل کے مخالفت کرنیوالے کو نوبل انعام کیلئے سفارش پاکستان سے بھیجی جائے گی کیا انسان کو اقتدار اتنا بھی پست کر دیتا ہے۔ انہوں نے کہا (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 16)

جو ناطقِ قرآں نے دیا نوکِ سناں سے
پیغام وہ دنیا سے مٹے گا نہ مٹا ہے
قانونِ حسین ابنِ علیؑ بر سرِ صحرا
عباسؑ نے ہاتھوں کو قلم کر کے لکھا ہے

سید محسن نقوی شہید

چیئرمین مجلس وحدت مسلمین پاکستان

# امریکی جارحیت قانون کی خلاف ورزی ہے راجہ ناصر عباس

## شہریوں کی زندگیوں کو خطرہ لاحق ہے اور علاقائی اور عالمی سلامتی کو نقصان پہنچا

اسلام آباد (مانیٹرنگ ڈیسک) چیئرمین مجلس وحدت مسلمین پاکستان سینیٹر علامہ راجہ ناصر عباس جعفری نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ میں خودمختار ریاست ایران کے خلاف امریکہ کی طرف سے شروع کیے گئے بے ہودہ اور غیر قانونی فوجی حملے، خاص طور پر نطنز، فردو اور اصفہان میں جوہری تنصیبات پر نشانہ بنائے جانے والے حملوں سے شدید صدمے اور شدید مایوسی کا شکار ہوں۔ جارحیت کا یہ ڈھٹائی کا مظاہرہ بین الاقوامی قانون اور ایران (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 15)

چیئرمین امام خمینی (رہ) ٹرسٹ اور ممبر اسلامی نظریاتی کونسل

# حرم امام حسینؑ میں محرم الحرام کی مناسبت سے سالانہ تبلیغی کانفرنس کا انعقاد

## اس کانفرنس میں طلاب حوزہ علمیہ نجف اشرف کے علاوہ عراق بھر مبلغین و مبلغات نے بھرپور شرکت کی

کربلا معلیٰ (فارن ڈیسک) روضہ مبارک حضرت امام حسین علیہ السلام کے شعبہ امور دینیہ کے زیرِ اہتمام محرم الحرام اور صفر المظفر کی مناسبت سے سالانہ تبلیغی کانفرنس کا انعقاد کیا گیا، جس میں طلاب حوزہ علمیہ نجف اشرف کے علاوہ عراق بھر مبلغین و مبلغات نے بھرپور شرکت کی۔ کانفرنس کی افتتاحی تقریب میں متولی شرعی حرم امام حسین علیہ السلام حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ عبد المہدی کربلائی (دام عزہ) اور حوزہ علمیہ نجف اشرف کے جلیل القدر اساتذہ نے شرکت فرمائی۔ اس کانفرنس کا عنوان "محرم و صفر...... سرِ خلود" تھا۔ کانفرنس سے حوزہ علمیہ نجف اشرف کے ممتاز استاد علامہ سید صادق خرسان حفظہ اللہ نے خطاب کیا، اور مبلغین کی اہم ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے کہا کہ یہ مبلغین و مبلغات کارِ رسالت کی ادائیگی کے لیے میدانِ عمل میں موجود ہیں اور تعلیماتِ محمد و آل محمد علیہم السلام کو عوام تک پہنچا رہے ہیں (باقی صفحہ 02 بقیہ نمبر 14)

شوریٰ نیوز
www.shouranews.com

جمعۃ المبارک 27 جون 2025ء تا جمعرات 03 جولائی 2025ء

انٹرویو

# اتحاد بین المسلمین سے پہلے اتحاد بین المومنین کی ضرورت ہے، رمضان توقیر

**قائد ملت جعفریہ علامہ سید ساجد علی نقوی کی قیادت میں اتحاد بین المومنین کے حوالے سے ہم نے "علماء و ذاکرین کانفرنس" کا کامیاب انعقاد یقینی بنایا اور ملت تشیع کے تمام طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا، شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی نائب صدر علامہ محمد رمضان توقیر کی شوریٰ نیوز سے گفتگو**

انٹرویو۔ سید فدا حسنین شیرازی

شیعہ علماء کونسل پاکستان کے مرکزی نائب صدر علامہ محمد رمضان توقیر نے ڈائریکٹر شوریٰ نیوز کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اتحاد بین المسلمین سے پہلے اتحاد بین المومنین کی ضرورت ہے اس کے بغیر ملت تشیع کیلئے مشکلات ہی مشکلات ہیں اور رہیں گی ہماری تو ہمیشہ سے کوشش رہی کہ شیعہ کے تمام طبقات کو اکٹھا کیا جائے اس حوالے سے پچھلے دنوں ہم نے قائد ملت جعفریہ علامہ سید ساجد علی نقوی کی قیادت میں علماء و ذاکرین کی کانفرنس کا بھی کامیاب انعقاد یقینی بنایا اور ملت تشیع کے تمام طبقات کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کیا۔ ایسی قوتیں جو ملت تشیع کو متحد نہیں دیکھنا چاہتیں وہ خرابیاں پیدا کرتی رہتی ہیں اس وقت جو صورتحال دنیا میں یا پاکستان میں چل رہی ہے تو اس صورت میں اتحاد بین المومنین کی اشد ضرورت ہے اس میں ہر ایک کا اپنا اپنا کردار ہے جو اُنہیں ادا کرنا چاہیے۔ میں یہاں ایک واقعہ بیان کرتا چلوں کہ ذاکر اہلبیت وسیم عباس بلوچ کو ایک مجلس کے دوران جب دعوتِ خطاب دی گئی تو کسی مومنین نے ایک نعرہ لگوایا جو تفریق کا باعث تھا تو وسیم بلوچ ناراض ہو گئے اور اُس شخص کو سرزنش کی اور کہا کہ آپ نے تو مجلس کا ماحول ہی خراب کر کے دیا ہم لوگ اتحاد کی طرف رواں دواں ہیں آپ لوگ پھر سے نفاق کی باتیں کر رہے ہو یہ وسیم بلوچ کیجانب سے ایک اچھا اقدام تھا

انعقاد کیا گیا، جس میں پوری قوم نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور اس کنونشن میں مفتی جعفر حسین قبلہ کو قائد ملت جعفریہ منتخب کیا گیا جب مفتی جعفر حسین کی قیادت کا اعلان ہوا تو ہم لوگ بحیثیت طالب علم پروگرام میں شریک تھے حتیٰ کہ پنڈال کیلئے شامیانے وغیرہ بھی درست کرتے رہے اُس وقت سے ہم تحریک کیساتھ مربوط ہوئے اور آج تک مربوط ہیں خدا کرے کہ ہم ہمیشہ ثابت قدم رہیں۔ اتحاد بین المومنین کے حوالے سے شہید عارف حسین الحسینی نے بہت زیادہ کوششیں کیں کیونکہ کے پی کے کے ساتھ میرا تعلق تھا، شہید عارف حسین الحسینی کے بہت زیادہ قریب بھی رہا اور وہ ہم سے محبت بھی کرتے تھے اس لیے میں بہت زیادہ حقائق سے بھی واقف ہوں کہ کس طرح انہوں نے ملت کو ایک کرنے کی کوشش آخری

اس کی حفاظت ہم سب کی

ہیں جو کہ نہ ہی اہلسنت کے عقیدہ کے مطابق اور نہ ہی اہل تشیع کی عقیدہ کی رو سے درست ہے پھر بھی سب برداشت کرتے ہیں جب اُنہی بازاروں اور چوکوں پر نواسہ رسول کی یاد

جواب میں انہوں نے کہا کہ ہمارے جوانوں کو بلاوجہ اُٹھا لیا جاتا ہے اور یہ ایک انتہائی سنجیدہ مسئلہ ہے اس حوالے سے ڈی آئی خان میں یہ مسائل زیادہ تھے ہم نے بھرپور کوشش کر کے اپنے لاپتہ جوانوں کو آزادی بھی دلوائی ہے یہ مسئلہ آج کل زیادہ کراچی میں ہے۔ حقیقت یہ بھی ہے بعض اداروں میں ہر طرح کے اور ہر مزاج کے لوگ موجود ہوتے ہیں وہ بھی مسائل پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک بات تو طے شدہ ہے کہ ہمارے جوانوں میں سے اگر کسی نے

بالکل ہر وقت مفید نہیں ہوتا یہ ہماری اتحاد بین المسلمین کیلئے ایک کامیاب کوشش تھی جس کے تحت متحدہ مجلس عمل اور ملی یکجہتی کونسل کا قیام عمل میں آیا جس کے تحت ہم نے بحیثیت مسلمان آپس میں اتحاد قائم کیا اور کامیابیاں سمیٹیں حتیٰ کہ ایک صوبہ میں اقتدار بھی حاصل کیا۔ اس سے قبل ہمارے خلاف توہین آمیز رویہ اختیار کیا جاتا تھا کہ کبھی شیعہ کافر کے نعرے لگا کر تو کبھی توہین آمیز طریقے اپنا کر ہمارے نوجوانوں کے جوش ابھارا جاتا۔ نفرت کا جو بیج پاکستان میں بونے کی کوشش کی گئی اُس میں علمائے کرام کی بیداری سمجھداری سے ہم نے دشمن کی کسی بھی سازش کو کامیاب نہیں ہونے دیا۔ کیونکہ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کو وحدہ لاشریک سمجھتا ہے اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو آخری نبی سمجھتا ہے وہ مسلمان ہے دائرہ اسلام میں وہ داخل ہو گیا ہے وہ نماز کیسے پڑھتا

موجود نہیں ہوتا تھا کیونکہ کسی گاؤں میں شیعہ ہوتے تھے کسی گاؤں میں بالکل ہی نہیں ہوتے تھے جب بھی کھانے کا وقت ہوتا چونکہ ہمارے علاقہ میں صحبت کی ثقافت موجود ہے جس میں ایک ہی برتن میں سب مل کر کھاتے ہیں تو منتظمین تمام مہمانوں کو اکٹھا بٹھانے پر مجبور ہوتے تھے کیونکہ میں ایک جماعت کا نمائندہ بھی تھا اور اپنا ایک مقام اور ایک عزت تھی۔ اب جب صحبت کھاتے تو گھی سے تر اُسی برتن میں میرا ہاتھ بھی ہوتا تھا اور مولانا فضل الرحمن سمیت دیگر علماء کا ہاتھ بھی اور لوگ دیکھتے اور بعد میں بعض علماء سے سوال بھی ہوتا تھا کہ ہمیں تو کہتے ہو کہ یہ کافر ہیں اور خود اُنہی کیساتھ ایک برتن میں کھانا کھاتے ہو حالانکہ مولانا فضل الرحمن نے کبھی بھی ایسا نہیں کہا کیونکہ وہ اتحاد کے قائل تھے۔ اسطرح شیعہ کے خلاف ایک تاثر کو زائل کرنے میں مدد ملی۔ اگر ہماری طرف سے بھی اسی نوعیت کا جواب ہوتا یا کافر والا تاثر دیا جاتا تو مسائل کبھی بھی حل ہونے کا نام نہ لیتے اور کہاں کہاں لڑائی ہوتی۔ اتحاد و وحدت کیلئے ہزاروں لاکھوں کے جلوسوں اور ریلیاں نکالنے سے بدر جہا بہتر یہ کلیہ تھا اور اذہان کو تبدیل

ایک بہت بڑا کارنامہ تحریک جعفریہ اور شیعہ علماء کونسل کا جو قوم کو سمجھنے کی اشد ضرورت ہے۔

ایران کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں اُن کا کہنا تھا کہ ایران کیساتھ ہماری محبت ایک فطری جذبہ ہے جو لوگ شعور رکھتے ہیں اور شیعت کی تاریخ سے واقف ہیں وہ بہتر جانتے ہیں کہ دین حق کیلئے جب بھی قربانیاں دینے کا وقت آیا تو مومنین نے اپنی زندگیوں کی کبھی پرواہ نہیں کی اور ایران چونکہ شیعہ اکثریتی ملک ہے، پوری دنیا میں مثالی کام بھی کر رہا ہے اس سارے نظام میں عملی طور پر علمائے کرام کا اہم کردار بھی موجود ہے تو ہمارے ایران باعثِ فخر تو ہونا ہی چاہیے۔ رجیم چینج کی سازشوں کے حوالے سے ایک سوال کے جواب میں اُن کا کہنا تھا کہ انقلاب ایران سے ہی رجیم چینج کی سازشوں کا آغاز ہوا حتیٰ کہ آیت اللہ روح اللہ موسوی خمینیؒ کی حکومت کے 10 سال بھی دشمن نے بھرپور سازشیں کیں اور حکومت اور نظام حکومت کی تبدیلی کیلئے بہت سے فتنے کھڑے کرنے کی کوشش کی لیکن کسی بھی صورت دشمن کو کسی بھی نوعیت کی کامیابی نصیب نہیں ہوئی۔ آج جب کہ آیت اللہ العظمیٰ سید علی خامنہ ای کی محبت ایرانی عوام کے دلوں میں موجزن ہے تو کیسے ممکن ہے کہ محض ایک صیہونی حکومت کی احمقانہ خواہش کو پایہ تکمیل تک پہنچانے کیلئے عوام اپنے

جو قابل ستائش ہے۔ یقیناً ملت کے درمیان اختلافات کو پروان چڑھانے کیلئے کچھ لوگ موجود ہیں جو موقع کی تلاش میں رہتے ہیں لیکن ہمیں فہم و فراست سے کام لیتے ہوئے اختلافات کو ختم کرنا چاہیے تا کہ ہم مضبوط ہوں اور وقت کا تقاضا بھی یہی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں اُن کا کہنا تھا کہ 1979ء میں بھکر میں آل پاکستان شیعہ کنونشن کا

دم تک جاری رکھیں۔

عزاداری کے حوالے سے پوچھے گئے ایک سوال پر اُنہوں نے کہا کہ امسال محرم الحرام کے حوالے سے مسائل اور مشکلات کے حل کیلئے قائد ملت جعفریہ علامہ سید ساجد علی نقوی نے محرم کمیٹی تشکیل دیدی ہے جو عزاداری کے حوالے سے ملک بھر میں پیدا ہونیوالے مسائل اور مشکلات کو حل کرنے کیلئے بھرپور معاون ثابت ہوگی۔ عزاداری کا فروغ اور ذمہ داری ہے۔ اربعین واک پر حکومت پنجاب کی جانب سے کوئی بھی اقدام ہمارے حقوق، ہماری آزادی اور آزادی اظہار رائے پر حملہ کے مترادف ہوگا جسے ہم کسی بھی صورت قبول کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اہلسنت برادران کیلئے یہاں ایک بات عرض کرتا جاؤں کہ اسی ملک میں جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت پر عیسائی برادری جلوس اور ریلیوں کا انعقاد کرتی ہے اور وہ "ابن اللہ" کا نعرہ لگاتے

میں جلوس نکلے یا لبیک یا حسینؑ کا نعرہ لگایا جائے، ماتمداری ہو یا عزاداری ہو تو وہ برداشت کیوں نہیں ہوتی اُس کیلئے تحمل اور برداشت کا مظاہرہ کیا جانا چاہیے۔ عیسائی چونکہ پاکستانی ہیں اُن کے حقوق کا تحفظ بھی ہمارا حق ہے اسی طرح شیعہ کے جو حقوق ہیں بحیثیت پاکستانی اُن کا بھی خیال رکھنا ہر ایک پاکستانی کا لازم ہے۔

شیعہ مسنگ پرسنز کے حوالے سے ایک سوال کے

پاکستان کے قوانین کی خلاف ورزی کی یا ملکی مفادات کو نقصان پہنچایا ہے تو ہم اُن کی حمایت نہ کرتے تھے اور نہ کبھی کریں گے لیکن ان سب معاملات کو دیکھنے کیلئے پاکستان میں عدالتی نظام موجود ہے اس لیے ان معاملات کو عدالتوں میں لایا جائے نہ کہ ہمارے جوانوں کو اُٹھا کر خود سے اقدامات شروع کر دیئے جائیں۔

ایک سوال کے جواب می اُن کا کہنا تھا کہ مقابلہ

ہے کیسے نہیں پڑھتا یہ بعد کی اور فروعی باتیں ہیں۔ اتحاد بین المسلمین سے جو فائدہ ملت تشیع کو ملا ہو وہ شاید ہی کسی کو ملا ہو۔ جب انتخابات ہوتے تھے تو کافر کافر شیعہ کافر کے نعرے لگائے جاتے تھے ہم چونکہ مولانا فضل الرحمان کے حلقہ سے تھے اور اُن کے ووٹرز تھے ظاہر ہے جب ہم نے اتحاد کیا تو ہم نے تعاون بھی کیا جلسوں میں، میں ساتھ ہوا کرتا تھا کبھی کبھی کسی جگہ ایسا بھی ہوتا تھا کہ کوئی شیعہ بھی

کرنا ذریعہ بھی۔ اُس زمانہ میں اتنی نفرت پروان چڑھ چکی تھی کہ سکولوں میں جب چھٹی کا ٹائم ہوتا دوپہر کا کھانا کھایا جاتا تو شیعہ اساتذہ کیساتھ دوسرے کھانا تک نہیں کھایا کرتے تھے۔ نفرت کی وہ شدت اس درجہ بڑھ چکی تھی کہ شیعہ دُکانداروں سے سودا سلف تک نہیں لیا جاتا تھا۔ ہم نے قائد ملت جعفریہ علامہ ساجد نقوی کی قیادت میں اس نفرت کو بھی ختم کیا اور اتحاد و یگانگت کا ماحول بھی پیدا کیا یہ

رہبر اور رہنما کے خلاف کھڑی ہو جائے۔ ایرانی عوام شاہِ ایران کو ہرگز پسند نہیں کرتی تھی تو جب شاہِ ایران کو ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا تو اُس کے بیٹے کو کس طرح اہمیت دی جائے گی جبکہ پوری ایرانی عوام کے علم میں یہ بات ہے کہ وہ اسرائیل اور امریکہ کا خاص آدمی ہے۔

دنیا بھر میں اُمت مسلمہ کے اتحاد کے حوالے سے بات کرتے ہوئے (باقی صفحہ نمبر 2 بقیہ نمبر 1)